مرنے کے بعد

سے لے کر قبر تک کے احکامات

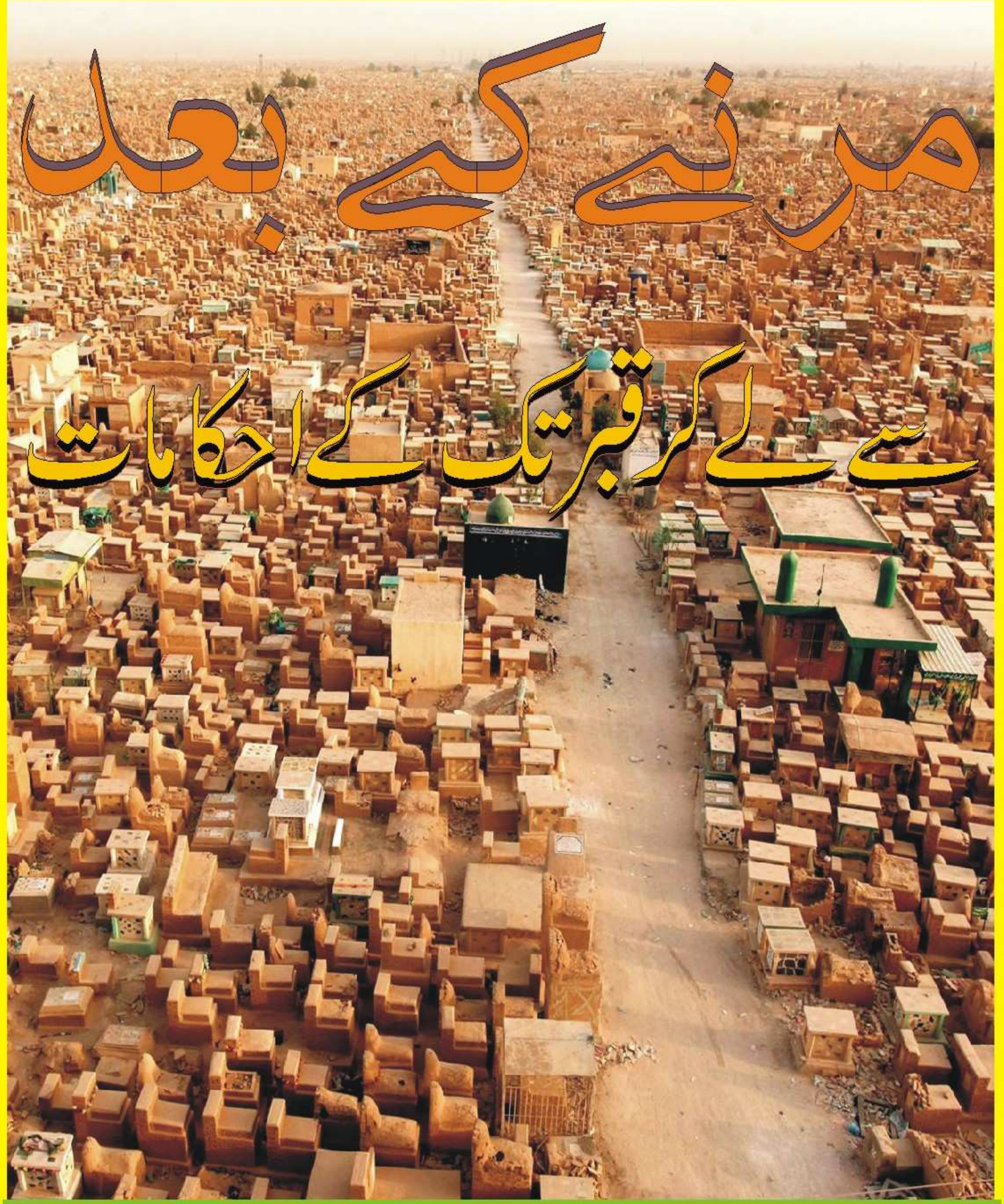

مُرتّبہ: اقتداء عسکری مغل

...فہرست...

شمار	تفصیل	صفحہ
1	حرفِ اوّل	03
2	عالمِ احتضار	05
3	کفن کے احکامات	08
4	غسل میت کا طریقه	12
5	مرد کو کفن دینے کا طریقه	20
6	عورت کو کفن دینے کا طریقه	24
7	نماز جنازہ ترجمہ کے ساتھ	26
8	تدفینِ میت کے احکامات	31
9	تلقین میت کیا ھے؟	34
10	مرد کیلئے تلقین	35
11	عورت کیلئے تلقین	37
12	مرنے کے بعد لواحقین کی ذمہ داریاں	42
13	شھادت کفنی پر لکھنے کیلئے	46
14	دعائے حفظ ایمان ترجمہ کے ساتھ	47
15	کلمات فرج ترجمہ کے ساتھ	48
16	نماز وحشت کا طریقه	49
17	سورۃ بقرہ کی آخری آیات	50
18	دعائے عدیله ترجمہ کے ساتھ	52
19	اعادہ (دھرائی)	61

﴾حرف اوّل﴿

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ہر ذی روح کے لئے موت ہے۔ موت اختیاری نہیں بلکہ لازمی ہے۔ حتٰی کہ کسی کو موت کا وقت مقرر کرنے کا بھی اختیار حاصل نہیں۔ اگر ہم موت کے بارے میں معلومات رکھتے ہوں تب بھی اور اگر نہ رکھتے ہوں تب بھی موت تو آکر ہی رہے گی۔ سمندری مخلوقات، زمین پر رینگنے، چلنے والے جانور، پرندے اور انسان سب کے سب ختم ہو جاتے ہیں جب اُن کا وقتِ مقرر آتا ہے۔ لیکن انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے دماغ رکھتا ہے، سوچتا ہے لہٰذا اُس نے پیدائش سے لے کر مرنے تک زندگی گزارنے کے کچھ اُصول وضع کیے ہوئے ہیں۔ حتی کہ وہ اقوام جو خدا پر ایمان نہیں رکھتیں اُن کی بھی کچھ اقدار ہیں جن کے مطابق وہ اپنے مردوں کو آخری سفر پر روانہ کرتی ہیں۔ ہم مسلمانوں کے نزدیک موت کا مطلب انتقال ہے۔ یعنی ہم مرنے کے بعد ختم نہیں ہو جاتے بلکہ عالم دنیا سے ایک نئے عالم کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ جہاں انسان اپنے رب سے پہلے سے زیادہ نزدیک ہو جاتا ہے۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے سے حجابات اُٹھ جاتے ہیں اور وہ کچھ ایسی چیزوں کو درک کرنے اور دیکھنے کے قابل ہو جاتا ہے جو اس عالم دنیا میں درک نہیں کی جاسکتیں۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ جس طرح زندگی گزارنے کے بارے میں ہم معلومات حاصل کرتے ہیں زندگی کے اختتام کے بارے میں بھی

معلومات ہمارے پاس ہوں۔ تاکہ ہمارا اختتام جانوروں کی طرح نہ ہو بلکہ اس طرح ہو جو ہمارے شایان شان ہے۔ معصومینؑ کے فرامین کے مطابق ہر مومن کو چاہیے کہ وہ اپنی زندگی میں کم از کم سات میتوں کو نہلائے، کفنائے اور دفنائے۔ کسی بھی مسلمان میت کا نہلانا، کفنانا اور دفنانا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ یہ فرض کفایہ ہے اگر کوئی ایک بھی مسلمان یہ کام سرانجام دے دیتا ہے تو سب سے ساقط ہو جاتا ہے لیکن اگر کوئی مسلمان یہ کام نہیں کرتا تو سب کے سب مسلمان گناہ گار ہوں گے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابی حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرمایا: اے ابوذر! اگر صبح کو پالو تو دوپہر کی بابت بات نہ کرو۔ اور اگر دوپہر پکڑ لو تو رات کا ذکر نہ کرو۔ اور جب رات آجائے تو صبح کی بات چیت نہ کرو۔ کیونکہ تمہیں کیا معلوم کس وقت موت آجائے۔ اے ابوذر! ہر وقت موت کو اپنے پیش نظر رکھو۔

اس کتاب میں مرنے کے بعد سے لے کر دفن کرنے تک کے لئے معلومات انتہائی آسان انداز میں بیان کی گئی ہیں تاکہ ان کو پڑھ کر آپ عملی طور پر مرنے کے بعد والے اُمور کو سرانجام دینے کے قابل ہو سکیں۔ خود بھی اس کو سیکھنے کی کوشش کریں اور اپنے دوستوں رشتہ داروں کو بھی اس طرف مائل کریں۔ کچھ لوگ موت کے مسائل پر بات کرتے ہوئے گھبراتے سے ہیں۔ اس میں گھبرانے والی کوئی بات نہیں یوں سمجھیں کہ یہ زندگی کی کلاس کا ایک پرچہ ہے اور آپ نے دوسرے پرچوں کی طرح اس کو بھی حل کرنا ہے۔

......عالم احتضار......

- موت کا وقت انسان پر بہت بھاری اور مشکل وقت ہوتا ہے۔ احادیث میں ہے کہ ایک کپڑا اگر کانٹوں سے بھری جھاڑی پر ڈال کر کھینچا جائے تو جو کیفیت اُس کپڑے کی ہوتی ہے وہ کیفیت موت کے وقت انسان کی ہوتی ہے۔
- یہ امر مسلمات میں سے ہے کہ وقتِ احتضار ہر شخص اپنی محبت اور معرفت کے مطابق سرورِ کائنات اور آئمہ معصومینؑ کی زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔
- دوسری طرف شیطان بھی اپنے اعوان و انصار کے ساتھ محتضر کو گمراہ کرنے کے لئے آموجود ہوتا ہے۔ موت کے وقت شیطان کا انسان پر حملہ شدید ترین ہوتا ہے تاکہ وہ منکر و کافر ہو کر مرے اور ایمان کی دولت سے محروم رہے۔
- اگر مرنے والا ہمیشہ واجبات اور مستحب اذکار و وظائف کا عادی رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی مدد فرماتا ہے اور ملائکہ اُس کے پاس سے شیاطین کو بھگا دیتے ہیں۔ ورنہ جو چیزیں اُس کو دنیا میں پسند ہوتی ہیں شیاطین وہ چیزیں لے کر اُس کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اُس کو گمراہی پر مجبور کر دیتے ہیں۔
- ملک الموت کی آمد کا وقت بھی مرنے والے کے لئے خاصا مشکل ترین مرحلہ ہوتا ہے کچھ پتا نہیں کہ وہ کس شکل اور کس حالت میں آئے گا۔ کس طرح روح قبض کرے گا، مشکل سے یا آسانی سے۔ اس کا انحصار انسان کے اعتقادات اور اعمال پر ہے۔

- جان کنی کے وقت انسان کا حلق خشک ہو جاتا ہے۔ پیاس بہت لگتی ہے جو لوگ اُس وقت پاس موجود ہوں اُن کو چاہیے کہ وقفے وقفے سے چمچ کے ساتھ اُس کے منہ میں پانی ٹپکائیں۔ اگر شہد میسر ہو تو وہ پانی میں شامل کر لیا جائے۔
- محتضر کے پاس اجنبی لوگ نہ جائیں۔ صرف وہ لوگ جائیں جن کے چہروں سے وہ مانوس ہو۔
- عزیز رشتہ دار مرنے والے کو کلمہ طیبہ، شہادتین اور دعا "رضیت باللہ" پڑھائیں۔ اگر محتضر یعنی قریب المرگ شخص اپنی زبان سے ان کلمات کی ادائیگی نہ کرے تو اسرار نہ کریں۔ آئمہ کی امامت و ولایت اور دیگر اعتقادات کی تلقین اس طرح کریں کہ محتضر اچھی طرح سمجھ لے۔
- محتضر پر آیت الکرسی اور معوذتین پڑھ کر دم کریں۔
- سورۃ بقرہ کی آخری تین آیات، کلمات فرج اور دعائے عدیلہ کی تعلیم دیں۔ اگر وہ عربی زبان نہیں سمجھ سکتا تو ان کا ترجمہ اُس کے سامنے بیان کریں۔
- قریب المرگ کے پاس قرآن پاک کی تلاوت کریں۔ سورۃ یٰسین، سورۃ صافات، سورۃ احزاب اور سورۃ اعراف پڑھنے کی زیادہ فضیلت ہے۔
- جنب، حائضہ اور نفاسہ کا مرنے والے کے پاس جانا منع ہے۔ اس سے رحمت کے فرشتے کراہت محسوس کرتے ہیں۔ محتضر کے پاس اونچی آواز سے باتیں کرنے اور رونے سے پرہیز کریں۔

- اگر جان نہ نکل رہی ہو اور ممکن ہو تو مرنے والے کی چارپائی کو وہاں رکھا جائے جہاں وہ اکثر نماز پڑھتا تھا۔
- مرنے والا اگر بے چینی محسوس کرے، ہاتھ پاؤں مارے تو اُسے روکنے کی کوشش نہ کریں۔
- موت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں کا ڈھیلے پڑ جانا اور ناک ٹیڑھی ہو جانا۔ دل کی دھڑکن اور سانس کا رک جانا۔ آنکھوں میں روشنی کا نہ رہنا۔ جسم کی رنگت کا بدل جانا وغیرہ۔
- روح نکلنے کے بعد چشم ولب بند کر دیں اور دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں میں پھیلا دیں
- پاؤں کے انگوٹھے کسی چیز کے ساتھ آپس میں باندھ دیں۔ کسی کپڑے سے ٹھوڑی کو سر سے باندھ دیں تاکہ منہ کھلا نہ رہ جائے۔ کیونکہ میت جب ٹھنڈی ہو جائے تو اُس کے بعد اُس کی حالت تبدیل نہیں ہوتی۔
- بہتر ہے کہ میت کے زیورات اور انگوٹھیاں وغیرہ بھی پہلے ہی اتار لی جائیں کیونکہ بعد میں سوجن کی وجہ سے اُتارنے میں دقت ہو سکتی ہے۔
- میت کو کسی کپڑے سے ڈھانک دیں، اکیلا نہ چھوڑیں، اگر رات ہو تو اُس کے پاس روشنی کا انتظام کریں۔
- میت کے پاس برابر قرآن پاک کی تلاوت اور ذکر اذکار کرتے رہیں۔
- مرنے کے بعد تدفین میں جلدی کریں۔

﴿ کفن کے احکامات ﴾

ایک بالغ میت کے واجب کفن کے لئے ایک گز بر کا 15 گز سفید لٹھا درکار ہوتا ہے اور تقریباً اتنا ہی مستحب کفن کیلئے بھی۔

- حکم ہے کہ میت کے کفن کے واجب پارچہ جات اس کے اصل ترکہ سے بنائے جائیں۔ عورت کا کفن اس کے شوہر پر واجب ہے اگرچہ عورت مالدار ہی کیوں نہ ہو۔
- مستحب ہے کہ کفن سفید ہو اور حتی الوسع کفن بہترین اور اچھا دیا جائے۔ کفن قینچی یا چاقو سے کاٹنا مکروہ ہے۔ اگر قینچی کا استعمال ناگزیر ہو تو کم سے کم استعمال کریں۔ زیادہ تر ہاتھوں سے کفن پھاڑیں۔
- کفن کے لئے جو کپڑا خریدا جائے اس کی چوڑائی میت کے جسم کے مطابق ہونی چاہیے۔ بچوں کے لئے ایک گز بر، نوجوان لڑکے لڑکی اور دبلے پتلے افراد کے لئے ڈیڑھ گز بر اور بڑی عمر کے فربہ افراد کے لئے دو گز بر۔ بعض اوقات اڑھائی گز بر کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے۔
- یہ یاد رہے کہ بازار سے کپڑا خریدتے وقت جو چوڑائی دکاندار کی طرف سے بتائی جاتی ہے وہ درست نہیں ہوتی بلکہ کم ہوتی ہے۔ ایک گز بر 36 انچ یعنی 3 فٹ کا ہوتا ہے۔

- اگر دو گز بر کی چادر نہ مل سکے تو ایک گز بر کی دو چادروں کو جوڑ کر بڑی چادر بنائی جا سکتی ہے۔ اس کے لئے سلائی مشین کی بجائے سوئی کا استعمال کریں۔
- یہاں پر ہم فرض کر لیتے ہیں کہ میت ایک بالغ جوان اور متناسب قد کے شخص کی ہے جس کے لئے دو گز بر کا کپڑا درکار ہے۔
- ہر مسلمان میت کو، چاہے وہ مرد کی ہو یا عورت کی، تین کپڑوں میں کفن دینا واجب ہے

(1) چادر پوٹ (2) کفنی (3) لنگ۔

- ان تین پارچہ جات کے علاوہ کفن کے باقی سب کپڑے مستحب ہیں۔
- کفن میں سب سے پہلے 3 تین گز لمبائی کی دو چادریں الگ الگ کاٹ کر چارپائی پر بچھا دی جاتی ہیں۔ انہیں پوٹ کی چادر یا لفافہ بھی کہتے ہیں جن میں میت لپیٹی جاتی ہے۔ چادر پوٹ کی چوڑائی اتنی ہونی چاہیے کہ جب میت کو لپیٹا جائے تو چادر کا ایک کنارہ دوسرے کنارے کے اوپر آجائے۔ ایک چادر واجب اور دوسری مستحب ہے۔ میت کا قد زیادہ ہو تو لمبائی ساڑھے تین گز رکھیں۔
- اس کے بعد 3 تین گز لمبائی کا ٹکڑا کاٹا جاتا ہے جسے کفنی یا کرتا کہتے ہیں۔ اس کے بازو نہیں ہوتے۔ لمبائی کم از کم کندھے سے ران تک اور بہتر ہے پاؤں تک ہو۔ کفنی آدھی نیچے ہوتی ہے اور آدھی میت کے اوپر۔ اس کا نیچے والا حصہ چارپائی پر سرہانے کی طرف سے بچھا دیتے ہیں اور اوپر والا حصہ لپیٹ کر اوپر کی

طرف رکھ دیا جاتا ہے۔ کفنی کو درمیان سے پھاڑ کر سوراخ بنایا جاتا ہے تاکہ سر گزارا جاسکے۔

- مستحب ہے خاک شفاء کے ساتھ دعا "رضیت باللہ" یا نیچے آخر میں لکھی گئی شھادت کفنی کے اوپر والے حصے پر جو سینے پر آتا ہے لکھیں۔ دعا لکھنے کے لئے کفنی کو گیلا کرنے اور نچوڑنے کے بعد کسی میز پر بچھا دیتے ہیں۔ گیلے کپڑے پر خاک شفاء کے ٹکڑے سے دعا آسانی سے لکھی جاتی ہے۔
- ایک بالغ میت کے لئے کفنی کی چوڑائی تقریباً ایک گز مناسب ہے۔ لہذا تین گز کاٹنے کے بعد لمبائی میں درمیان سے دو حصے کرلیں کیونکہ کپڑا دو گز بر کا ہے۔ ایک حصہ کفنی بنانے کے کام آئے گا اور دوسرا بچا ہوا حصہ کسی اور مقصد کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔
- پھر 2 دو گز چوڑائی اور 1.5 ڈیڑھ گز لمبائی کی ایک چادر بنائی جاتی ہے جو کمر کے گرد باندھنے کے کام آتی ہے اسے لنگ کہتے ہیں۔ جو کم از کم ناف سے گھٹنوں تک ہو اور بہتر ہے کہ سینے سے پاؤں تک پہنچے۔ اسے کمر کی جگہ بچھا دیتے ہیں۔
- اس کے اوپر لنگوٹ آتا ہے جس کے لئے تقریباً 1.5 ڈیڑھ گز کپڑا درکار ہوتا ہے۔
- اسکے بعد 3 تین گز لمبائی کی ایک چادر کاٹی جاتی ہے جس کو لمبائی میں دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے ایک حصے کا عمامہ بنتا ہے اور دوسرے حصے کا ران پیچ۔

ران پیچ کا رول بنا کر اور ایک طرف سے دو شاخہ کرنے کے بعد کمر والی جگہ پر رکھ دیں اور عمامہ لمبائی میں تہہ لگا کے سر کی جگہ پر رکھ دیں۔

- 2 دو گز کپڑا میت کیلئے پردے بنانے کے کام آتا ہے۔ پردے کم از کم تین ہوں ایک واجب غسل سے پہلے، ایک غسل کے دوران اور ایک غسل کے بعد استعمال کے لئے۔
- ایک گز کپڑا میں سے استنجا کیلئے تین تھیلیاں بنتی ہیں اور اسی میں سے کفن کے بند بھی نکالے جاتے ہیں۔ تھیلیاں سلائی بھی کی جا سکتی ہیں اور سلائی کے بغیر کپڑا ہاتھوں پر لپیٹا بھی جا سکتا ہے۔
- ایک گز کپڑا نماز جنازہ کے وقت مصلّے کے طور پر امام صاحب کے نیچے بچھانے کے لئے الگ کیا جاتا ہے (علاقائی ضرورت کے مطابق)
- تازہ لکڑی کی دو شاخیں جنہیں جرید تین کہتے ہیں بھی کفن کا حصہ ہوتی ہیں۔ جرید تین کسی بھی درخت کی ہو سکتی ہیں لیکن بیری یا کھجور کی شاخ کی فضیلت ہے۔ جرید تین کفن کے اندر رکھتے ہیں۔ جب تک یہ خشک نہیں ہوتیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے میت پر فشار قبر نہیں ہوتا۔ بیری کی شاخ مل جائے تو بیری کے پتوں کا انتظام بھی ہو جائے گا۔ اگر ممکن ہو تو دونوں شاخوں کی ایک سائیڈ صاف کر لیں اور اُس پر "مارکر" سے کلمہ شہادتین لکھیں۔ جرید تین کی لمبائی میت کے قد کی مناسبت سے تقریباً ایک ہاتھ ہونی چاہیے۔

……غسل میت کا طریقہ……

میت کو تین غسل دینا واجب ہیں

(۱) آب سدر/بیری کے پتے (۲) آب کافور (۳) آب خالص۔

- میت کو غسل دینے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی میت کو غسل دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ میں اس شخص کو گناہوں سے اس طرح پاک کروں گا کہ جس طرح یہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔
- غسل دینے کیلئے پانچ آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلے تین آدمی میت کو نہلاتے ہیں۔ چوتھا آدمی صرف میت پر مگ یا لوٹے سے پانی ڈالتا جاتا ہے، میت کو ہاتھ نہیں لگاتا۔ پانچواں آدمی دوسرے آدمی کو پانی مہیا کرتا ہے اور اُس کے لوٹے کو اپنے لوٹے سے بھرتا رہتا ہے۔
- غسل دینے والا عاقل، بالغ، مومن، غسل کے مسائل سے آگاہ اور میت کا ہم جنس ہو۔ یعنی مرد کو مرد اور عورت کو عورت غسل دے۔ البتہ بوقت ضرورت شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو، اور تین سال سے کم عمر بچے یا بچی کو مرد اور عورت دونوں غسل دے سکتے ہیں۔
- اگر بتی اگر میسر ہو تو غسل والی جگہ پر سلگا لیں۔
- غسل دینے والوں کو چاہیے کہ اپنی قمیض کے دامن کو گرہ لگا لیں۔ شلوار کو

ٹخنوں سے اوپر کرلیں۔ اپنی آستینوں کو کہنیوں سے اوپر چڑھالیں۔

- جب میت کو غسل دینے کیلئے تختے پر لٹایا جاتا ہے تو تختہ سرہانے کی طرف سے اونچااور پاؤں کی طرف سے نیچے ہونا چاہیے۔ اگر زمین کچی ہو تو پاؤں کی طرف گڑھا کھود لیا جائے تاکہ غسل کے دوران سارا پانی اُس میں جاتا رہے۔ غسل کے بعد اُس گڑھے کو بند کردیتے ہیں۔
- میت کو تختے پر لٹانے کے بعد اُس کی شرم گاہ پر کپڑا ڈال دیتے ہیں جس میں سے نظر تو نہ آئے لیکن پانی نیچے تک پہنچتا رہے۔
- کپڑا ڈالنے کے بعد پینٹ یا شلوار کو پاؤں کی طرف نیچے کھینچ کر اتار لیا جاتا ہے۔ قمیض، شرٹ، بنیان یا سویٹر کو اتارنے کے لئے دونوں طرف سے پھاڑنا یا کاٹنا پڑتا ہے لیکن میت کے وارث کی اجازت لے کر۔
- کپڑے اتارنے کے بعد ایک آدمی دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے میت کے سینے پر رکھے اور آہستہ آہستہ اُس کو دباتے ہوئے نیچے ناف کی طرف لیکر جائے۔ دو تین مرتبہ ایسا کیا جائے تاکہ پیٹ میں سے کوئی گیس وغیرہ نکلنا ہو تو وہ نکل جائے۔
- اس کے بعد میت کے ساتھ اگر کوئی نجاست وغیرہ لگی ہو تو اُسے صاف کر لیا جائے۔ اس کے لئے ہاتھوں پر پلاسٹک کے دستانے چڑھا لئے جائیں تو بہتر ہے ورنہ شاپنگ بیگ سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔ نجاست دور کرنے کے لئے

روئی بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔

- نجاست دور کرنے کے بعد ایک آدمی کپڑے کی تھیلی ہاتھوں پر چڑھا کر تین مرتبہ میت کو استنجا کرائے۔ ہر بار استنجا کراتے ہوئے کپڑے کی تھیلی بدل دیں۔ استنجا کے دوران دوسرا آدمی ٹانگ پکڑ کر تھوڑا اوپر اُٹھاتا ہے اور تیسرا سر پر ہاتھ رکھتا ہے تاکہ سر نیچے نہ ڈھلک جائے جبکہ پانی ڈالنے والا ساتھ ساتھ لوٹے سے پانی ڈالتا رہے۔ کپڑے کی تھیلیاں نہ ہوں تو پلاسٹک کے دستانے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ استنجے کے دوران کوشش کریں کہ شرم گاہ پر نگاہ نہ پڑے۔ جان بوجھ کر دیکھنا حرام ہے۔
- اب میت پر سر سے پاؤں تک وافر مقدار میں پانی ڈالیں۔
- ایک آدمی اپنے ہاتھ میں صابن لے کر جھاگ بنائے اور میت پر گراتا رہے۔ اگر پانی ڈالنے والا آہستہ آہستہ اُس کے ہاتھ پر پانی ڈالتا رہے تو آسانی سے جھاگ بن جاتی ہے۔
- پورے میت پر جھاگ ڈال کر آہستہ آہستہ ہاتھ سے مل کر میل اور چکنائی وغیرہ دور کریں۔ سامنے کی طرف سے صاف کرنے کے بعد دوسرا آدمی دائیں کندھے کے طرف سے اُٹھائے اور تیسرا آدمی پاؤں کی طرف سے پکڑے اور پہلا آدمی کمر کے نیچے سے اور ٹانگوں کی صفائی کرے۔ اسی طرح دوسری طرف سے بھی کندھا اُٹھا کر نیچے سے صفائی کی جائے۔

- صفائی کے دوران اس بات کا یقین کر لیا جائے کہ میت کے جسم پر تیل یا چکنائی والی کوئی ایسی چیز تو نہیں جو پانی کو جسم تک پہنچنے میں مانع ہو کیونکہ اگر ایسا ہے تو غسل باطل ہو گا۔
- اس کے بعد تمام میت پر اور تختے پر پانی ڈال کر صاف کر لیا جائے اور صابن وغیرہ ہٹا دیا جائے۔ صفائی کے دوران بھی اگر دستانے استعمال کیے جائیں تو غسل دینے والے کیلئے بھی بہتر ہے اور میت کیلئے بھی۔
- نہلانے والوں کو چاہئے کہ میت کو نہلاتے وقت میت کے ایک طرف (مستحب ہے کہ دائیں طرف) کھڑے ہوں۔ میت کو دونوں پاؤں کے درمیان میں لینا منع ہے۔
- غسل شروع کرنے سے پہلے میت کا شرم گاہ والا پردہ بدل دیں۔
- اسکے بعد بیری کے پتے ہاتھوں سے مسل کر اور پانی میں مکس کر کے "آب سدر" بنائیں۔ آب سدر بنانے سے پہلے بیری کے پتے کسی برتن میں ڈال کر پانی سے اچھی طرح دھو کر صاف کر لیں تاکہ اُن پر جمی مٹی اور پرندوں کی نجاست وغیرہ صاف ہو جائے۔ ایک بالغ میت کے لئے تقریباً آدھا کلو بیری کے پتے کافی ہوتے ہیں۔
- آب سدر اور آب کافور کیلئے الگ الگ برتن استعمال کئے جائیں۔ اگر ایک ہی برتن ہو تو دوسرے غسل سے پہلے خالص پانی سے اچھی طرح صاف کر لیں۔

- غسل دینے والے تینوں آدمیوں کو چاہیے کہ ہر غسل دینے سے پہلے اپنے پاؤں اور ہاتھ کہنیوں تک اچھی طرح صاف پانی سے دھولیا کریں۔
- غسل سے پہلے میت کو بغیر کلی اور ناک میں پانی ڈالے وضو کرائیں۔ منہ اور ناک میں پانی ڈالنے کی بجائے روئی پانی میں بھگو کر صفائی کر لی جائے۔
- پہلا غسل "بیری" کے پتوں کا دیا جاتا ہے۔ غسل میں حصہ لینے والے سب لوگ نیت کریں کہ "غسل دیتا ہوں اِس میت کو آب سدر سے واجب قربۃ اِلی اللہ" ہر غسل سے پہلے اُس غسل کی نیت لازمی ہے۔
- غسل میں سب سے پہلے سر دھویا جاتا ہے، پھر دایاں حصہ اسکے بعد بایاں حصہ۔ تین مرتبہ میت کے سر پر پانی ڈالا جاتا ہے، تین مرتبہ دائیں حصہ پر اور پھر تین مرتبہ بائیں حصہ پر کندھے سے پاؤں تک۔ ایک مرتبہ دھونا واجب اور تین مرتبہ دھونا مستحب ہے۔ پانی ڈالتے وقت ہر بار نہلانے والا میت کے سر کو تھوڑا سا اُوپر اٹھا کر سر کے نیچے پانی پہنچائے اسی طرح دایاں حصہ دھوتے وقت دائیں طرف سے اور بایاں حصہ دھوتے وقت بائیں طرف سے میت کو اُٹھایا جائے تاکہ پانی جسم کے ہر عضو تک پہنچ جائے۔
- دوسرا غسل "کافور" والے پانی کا دیا جاتا ہے۔ اس کے لئے کافور ہاتھوں میں مسل کر پانی میں مکس کرتے ہیں اور نیت کہ "غسل دیتا ہوں اِس میت کو آب کافور سے واجب قربۃ اِلی اللہ"۔ پہلے غسل کی طرح تین مرتبہ سر پر پانی

ڈال کر، تین مرتبہ دائیں طرف اور تین مرتبہ بائیں طرف۔

- 2سے 5 تولے کافور میت کی عمر اور جسامت کے حساب سے خرید لیں۔ ایک بالغ جوان میت کے لئے 5 تولے یعنی پچاس گرام کافی ہیں۔ آدھا کافور غسل کیلئے استعمال کریں اور باقی آدھا حنوط کیلئے رکھ لیں۔
- تیسرا غسل "خالص پانی" سے نیت "غسل دیتا ہوں اِس میت کو آب خالص سے واجب قربۃً اِلی اللہ" کے بعد پہلے دو غسلوں کی طرح۔
- اگر غسل کے دوران یا غسل کے بعد میت سے کوئی نجاست خارج ہو یا باہر سے کوئی نجاست لگ جائے تو نجاست کا خالص پانی کے ساتھ صاف کر دینا کافی ہے دوبارہ غسل دینے کی ضرورت نہیں۔
- اگر ایسی صورتحال ہو کہ میت سے مسلسل خون نکل رہا ہو تو غسل کے دوران اُسے پانی اور روئی کے ساتھ صاف کرتے رہیں اور غسل مکمل ہونے کے بعد اُس جگہ پر سادہ پٹی باندھ دیں تاکہ کفن خراب نہ ہو۔ خاص طور پر کینولا والی جگہ پر کیونکہ وہاں سے خون رسنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ زخمی بدن کو اگر گرم پانی سے غسل دیں گے تو خون بہنے کے امکانات زیادہ ہوں گے۔
- اگر بیری کے پتے یا کافور مہیا نہ ہوں تو اُس کی جگہ خالص پانی سے غسل دیا جاتا۔ یعنی اگر بیری کے پتے یا کافور نہ مل سکے تو بھی تین ہی غسل دیے جائیں گے اور تینوں خالص پانی سے۔

- پھر نیت کچھ اس طرح ہو گی ”غسل دیتا ہوں اِس میت کو آب خالص سے بدلے آب سدر کے واجب قربۃً اِلی اللہ“
- غسل کا پانی تازہ ہونا چاہیے۔نہ زیادہ گرم ہو اور نہ زیادہ ٹھنڈا۔ اسی طرح بیری کے پتے اور کافور نہ بہت زیادہ مقدار میں ہوں کہ پانی ”مضاف / گدلا“ ہو جائے نہ بہت کم مقدار میں کہ پتہ ہی نہ چلے۔
- غسل کے بعد کپڑے کا کوئی ٹکڑا میت پر ڈال دیں تا کہ فالتو پانی اُس کے اندر جذب ہو جائے۔اس کے بعد وہی کپڑا شرم گاہ والی جگہ پر ڈال کر پہلے والا کپڑا ہٹا دیں۔
- میت کو رگڑنا، اس پر دباؤ ڈالنا، سختی سے پکڑنا، جھٹکے سے اُٹھانا اور زور سے نیچے رکھنا سخت منع ہے۔
- غسل دینے والا غسل کے دوران ذکر خدا کرتا رہے اور عفواً عفواً کہتا رہے یعنی اے اللہ ! اسے معاف کر دے، اسے معاف کر دے۔
- غسل کے دوران میت میں اگر کوئی عیب دکھائی دے تو اُس کا دوسروں سے ذکر کرنا حرام ہے۔
- میت کے بال یا ناخن کاٹنا اور کنگھی کرنا منع ہے۔
- غسل دینے سے پہلے جن لوگوں نے میت کو ہاتھ لگایا اور میت کو نہلانے والے پر ”غسل مس میت“ واجب ہوتا ہے۔ احتیاط کی بناء پر پانی ڈالنے والا بھی

غسل کرے۔

- میت کو غسل قربةً اِلی الله دیا جائے غسل کی اُجرت لینا حرام ہے۔ اگر غسل دینے والے کو کچھ پیسے دینا بھی چاہتے ہیں تو غسل کی اُجرت کی نیت سے نہ دیں۔
- غسل کے بعد میت کو اُٹھا کر پہلے سے چارپائی پر بچھائے گئے کفن پر لٹا دیں۔
- اکثر میت کو اُٹھانے کے لئے کپڑے میں ڈال کر دونوں طرف سے اُٹھا لیا جاتا ہے جو کہ غلط ہے۔ میت کو ہمیشہ چھ آدمی اُٹھائیں۔ ایک آدمی سر کے نیچے ہاتھ رکھے، دوسرا کندھے کے نیچے، تیسرا کمر سے ذرا نیچے ہاتھ رکھے اور چوتھا پاؤں کی طرف سے اُٹھائے۔ کندھے کی جگہ پر اور کمر سے نیچے کی جگہ پر دونوں طرف آدمی ہوں۔
- میت کے ذمے اگر دیگر واجب غسل بھی ہوں جیسے حیض، نفاس یا جنابت وغیرہ تو اُن کے لئے بھی صرف غسل میت ہی کافی ہے۔

کفن دینے کا طریقہ

- کفن دینے سے پہلے نیت کی جاتی ہے ”کفن دیتا یا دیتی ہوں اِس میت کو واجب قربۃً اِلی اللہ“ میت کو غسل دینے والا آدمی بھی اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پاؤں اچھی طرح دھونے کے بعد کفن دے سکتا ہے۔
- کفن پر رکھنے کے بعد میت کا حنوط کیا جاتا ہے۔یعنی جو کافور غسل کے وقت بچا کر رکھا گیا تھا اُسے ہاتھوں سے مسل کر ساتوں مقامات سجدہ پر ملا جاتا ہے۔ آغاز پیشانی سے کرتے ہیں اور اگر کچھ کافور بچ جائے تو سینے پر ڈال دیتے ہیں۔کفن کے اندر کافور کا ڈالنا بھی مستحب ہے۔
- حنوط کے بعد لنگوٹ باندھ دیں جس طرح چھوٹے بچوں کو باندھا جاتا ہے۔لنگوٹ باندھنے سے پہلے شرم گاہ پر آگے پیچھے اچھی طرح روئی / کاٹن رکھ دیں۔
- پھر کمر کی جگہ پر پڑے ہوئے ”ران پیچ“ کو دو شاخہ کرکے ناف کے اوپر گرہ لگا کر دونوں ٹانگوں کے گرد لپیٹتے جائیں اور جب ختم ہو جائے تو اُس کا سرا آخری لپیٹ کے نیچے دبا دیں تاکہ کھل نہ سکے۔ران پیچ کی چوڑائی مناسب ہو۔نہ کم نہ زیادہ، تاکہ لپیٹنے میں آسانی رہے۔
- اگر آپ الگ سے لنگوٹ نہیں دینا چاہتے تو ران پیچ سے بھی لنگوٹ کا کام لیا جا

سکتا ہے۔وہ اس طرح کہ شرم گاہ پر روئی رکھ کے ”ران پیچ“ کو ٹانگوں کے درمیان سے گزار کر ناف کے اوپر لگی گرہ میں سے نکال کر دونوں ٹانگوں کے گرد اکٹھا لپیٹ دیا جاتا ہے۔

- ران پیچ کے اوپر کمر والی چادر یعنی لنگ / دھوتی باندھ دی جاتی ہے۔لنگ کو میت کے گرد لپیٹ کر اوپر سے تھوڑا نیچے کی طرف فولڈ کر دیں تو چادر پکڑ میں آجائے گی۔

- اس کے بعد کفنی پہنائی جاتی ہے۔جرید تین پر روئی لپیٹ کر ایک میت کے دائیں طرف کفنی کے اندر ہنسلی کے ساتھ رکھتے ہیں اور دوسری بائیں طرف کفنی کے اوپر۔

- اس کے بعد عمامہ باندھا جاتا ہے۔عمامہ اگر تہہ کر لیا جائے تو آسانی سے باندھا جاسکتا ہے۔عمامے کے دونوں طرف دو”سرے“لٹکا دیے جاتے ہیں جنہیں تحت الحنک کہتے ہیں۔

- عمامہ باندھنے سے پہلے ایک سرا لٹکا دیں اور عمامہ سر پر لپیٹنا شروع کر دیں۔ اگر میت کا منہ کھلا رہ گیا ہے تو ایک لپیٹ ٹھوڑی کے نیچے سے بھی گزاریں تا کہ منہ بند ہو جائے۔جب دوسرا سرا تھوڑا سا بچ جائے تو اُس کو عمامے کی آخری لپیٹ کے اندر سے گزاریں تا کہ عمامہ کھلنے نہ پائے۔اب دائیں طرف کا تحت الحنک بائیں طرف اور بائیں طرف کا تحت الحنک دائیں طرف سینے پہ ڈال

دیں۔

- اب بڑی چادروں میں میت کو اس طرح لپیٹ دیں کہ چادر کی دائیں طرف کو میت کی بائیں طرف اور چادر کی بائیں طرف کو میت کی دائیں طرف ڈال دیں۔
- آخر میں کفن کے بند یا دھجی سے سر کی طرف سے، پاؤں کی طرف سے اور درمیان سے باندھ دیں۔
- اگر میت کے جسم کا کوئی حصہ اُس سے جدا ہو جائے تو اُسے بھی کفن میں رکھ دیں۔
- میت کو احرام کے کپڑے یا ایسے کپڑے کا کفن دینا مستحب ہے جس میں اُس نے نماز پڑھی ہو۔
- کافور کے علاوہ کوئی اور خوشبو کفن پر لگانا مکروہ ہے۔ اگر خوشبو چھڑکنا ہی چاہتے ہیں تو اوپر کفن کے علاوہ جو چادر ڈالی جاتی ہے جسے بعد میں اُتار لیتے ہیں اُس پر چھڑک لیں۔
- ممکن ہے کسی کو یہاں پر بیان کیا گیا کفن ضرورت سے زیادہ محسوس ہو۔ شریعت میں بہترین اور اچھے انداز سے کفن دینے کا حکم ہے اس لیے یہاں پر سب تفصیل کیساتھ بیان کیا گیا ہے اب کفن دینے والے کو اختیار ہے کہ وہ واجب پارچہ جات کے علاوہ تمام مستحب پارچہ جات رہنے دے یا کچھ مستحب پارچہ جات دے اور کچھ چھوڑ دے۔ کفن میں پوٹ کی چادر، کفنی اور لنگ

واجب ہیں باقی سب مستحب ہیں۔

- کفن کا سائز میت کے قد کے مطابق ہوتا ہے۔ یہاں کفن کا جو سائز بتایا گیا ہے وہ ساڑھے پانچ سے چھ فٹ کے بالغ انسان کے لئے کافی ہوگا انشاء اللہ۔
- بازار میں جب آپ کفن لینے جاتے ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ جس تناسب سے کپڑے کی چوڑائی بڑھتی ہے اُس کی قیمت نسبتاً اُس سے زیادہ بڑھتی ہے۔ مثلاً ایک گز بر کا کپڑا اگر 50روپے گز ہے تو دو گز بر کا کپڑا 100 کی بجائے 150روپے گز ہوگا۔
- اس لئے اگر آپ بچت کرنا چاہتے ہیں تو پوٹ کی چادر اور لنگ کے لئے آپ 2 گز بر کا کپڑا خرید لیں اور باقی پارچہ جات کے لئے ایک گز بر کا کپڑا خریدیں۔

……عورت کا کفن……

- عورت کے سر پر پگڑی کی بجائے رومال یا مقنعہ باندھتے ہیں۔اس کے علاوہ دو اور چیزیں جو مردوں کے کفن میں نہیں ہوتیں اور عورت کے کفن میں شامل ہیں وہ ہیں سینہ بند اور اوڑھنی۔
- سینہ بند کی چوڑائی آدھا گز اور لمبائی اتنی کہ کمر کی ایک طرف گرہ لگائی جا سکے۔اگر گرہ نہیں لگانا چاہتے تو لمبائی اتنی ہو کہ دو لپیٹیں آ جائیں تا کہ آخری سرا نیچے والی لپیٹ کے نیچے آ سکے۔
- اوڑھنی کی لمبائی تقریباً اڑھائی سے تین گز تک ہوتی ہے اور عرض ایک سے ڈیڑھ گز۔
- عورت کا کفن جب بچھایا جاتا ہے تو چادر پوٹ بچھانے کے بعد اوپر سر کی طرف سے اوڑھنی بچھائی جاتی ہے اور نیچے کی طرف لنگ۔ اوڑھنی کے اوپر کفنی بچھا دی جاتی ہے۔اس کے بعد سینہ بند، لنگوٹ اور ران پیچ ترتیب وار۔ تا کہ کفن دیتے ہوئے کوئی پریشانی نہ ہو۔
- غسل کے بعد میت کو اُٹھا کر چارپائی پر بچھے ہوئے کفن پر لٹا دیتے ہیں اور حنوط کرتے ہیں۔ حنوط کے بعد سینہ بند اور لنگوٹ باندھا جاتا ہے۔ اس کے اوپر ران پیچ اور لنگ باندھی جاتی ہے۔

- ماتھے کے اوپر سے سر کی پچھلی جانب رومال باندھنے کے بعد کفنی پہنائی جاتی ہے۔ جرید تین پر روئی لپیٹ کر میت کے دائیں بائیں رکھ دی جاتی ہیں۔
- اس کے بعد اوڑھنی اوڑھا دی جاتی ہے۔ جس طرح عورتیں سر پر چادر اوڑھتیں ہیں۔ چادر کے پلو دونوں طرف برابر برابر ہوں گے۔ میت کے دائیں طرف کے لٹکے ہوئے بالوں کو دائیں پلو میں لپیٹ دیں اور بائیں طرف کے بالوں کو بائیں پلو میں لپیٹ دیں اور تحت الحنک کی طرح دائیں طرف کا پلو بائیں طرف اور بائیں طرف کا دائیں طرف سینے پہ ڈال دیں۔
- آخر میں بڑی چادروں میں میت کو لپیٹ دیں۔ چادر کی دائیں طرف کو بائیں پہلو کی طرف ڈال دیں اور بائیں طرف کو دائیں پہلو کی طرف۔ اسی طرح دوسری چادر اور پھر دجی کے ساتھ اوپر، نیچے اور درمیان گرہ لگادیں۔
- اگر آپ صرف واجب کفن دینا چاہتے ہیں اور میت عورت کی ہے تو مستحب بھی ہے اور احترام کا تقاضا بھی کہ پوٹ کی چادر، کفنی اور لنگ کے علاوہ اوڑھنی، سینہ بند اور لنگوٹ یاران پیچ بھی ضرور دیں۔
- اگر میت کے ناخنوں پر نیل پالش ہو تو غسل سے پہلے نیل پالش ریمور سے نیل پالش اتارلی جائے۔
- عورت کا قد مرد سے عموماً چھوٹا ہوتا ہے لہذا اوپر مرد کے لئے جو لمبائی کی پیمائشیں دی گئی ہیں اُن میں ایک سے ڈیڑھ فٹ تک کی کمی کرسکتے ہیں۔

...... نماز جنازہ ......

مسلمان کی نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی کچھ یا ایک بھی مسلمان پڑھ دے تو سب مسلمانوں سے ساقط ہو جاتی ہے لیکن اگر کوئی بھی نہ پڑھے تو سب کے سب گناہ گار ہوں گے۔ نماز جنازہ کے لئے وضو کرنا سنت ہے۔ اگر پانی میسر نہیں تو بغیر وضو کے بھی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ بہتر ہے تیمم کر لیا جائے۔ جو بچہ پیدائش کے بعد ایک سانس بھی لیتا ہے تو اُس کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے۔ چھ سال سے کم عمر کے بچے کی نماز جنازہ مستحب اور چھ سال سے زیادہ عمر والے کی نماز جنازہ واجب ہے۔ جوتے پہن کر بھی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے لیکن سنت ہے کہ جوتے اتار کر نماز پڑھی جائے۔ واجب ہے کہ نماز پڑھنے والا قبلہ رخ کھڑا ہو میت کا سر اس کی داہنی جانب ہو اور میت کو پشت کے بل لٹایا جائے نیز سنت ہے کہ اگر میت مرد کی ہو تو پیش نماز اس کی کمر کے مقابل کھڑا ہو اور اگر عورت کی ہے تو اس کے سینے کے مقابل کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ مستحب ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے تین مرتبہ "الصلوٰۃ" کہہ کر اعلان کیا جائے۔ نماز جنازہ کی پانچ تکبیریں اور چار دعائیں ہیں۔ نیت "پڑھتا ہوں پانچ تکبیر نماز جنازہ حاضر اس میت پر، ساتھ اس پیش نماز کے واجب قربۃً اِلی اللہ" کے بعد پہلی تکبیر کہیں "اَللّٰہُ اَکْبَرُ"

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور

حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اُس نے برحق مبعوث فرمایا جو خوش خبری دینے والے اور قیامت کے دن سے ڈرانے والے ہیں۔

پھر دوسری تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَ بَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط وَصَلِّ عَلٰی جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَعِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ط

اے اللہ ! رحمت نازل فرما محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور آل ؑ محمد ؐ پر۔ اور سلامتی نازل فرما محمد ؐ اور آل محمد ؐ پر۔ اور برکت نازل فرما محمد ؐ اور آل ؑ محمد ؐ پر۔ اور رحمت نازل فرما محمد ؐ اور آل ؑ محمد ؐ پر جیسا کہ تو نے اپنا بہترین درود و سلام۔ برکت اور رحمت حضرت ابراہیم ؑ اور آل ابراہیم ؑ پر نازل فرمائی۔ بے شک تو خوبی و الا شان والا ہے۔ اور (اے اللہ) تو اپنے تمام انبیاء علیہم السلام و مرسلین علیہم السلام اور شہداء اور سچوں پر اور اپنے تمام نیک و صالح بندوں پر رحمت نازل فرما۔

اس کے بعد تیسری تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ

اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

اے اللہ ! بخش دے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اور مسلم مردوں اور مسلم عورتوں کو۔اِن میں سے جو زندہ ہیں اور جو مر گئے ہیں (سب کو بخش دے) اے اللہ ! ہمیں اور ان کو نیکیوں میں باہم ملا دے۔بے شک تو دعائیں قبول کرنے والا ہے۔یقیناتو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

اس دعا کے بعد چوتھی تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ ط اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَیْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا ط اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْٓ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا مُذْنِبًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَیِّئَآتِهٖ وَاغْفِرْلَهٗ ہ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِیْٓ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰٓی اَھْلِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْهُ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ہ وَاحْشُرْهُ مَعَ النَّبِیِّ وَالْاَئِمَّةِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ ط

اے اللہ ! بیشک یہ (مرحوم) تیرا بندہ ہے۔تیرے بندے کا بیٹا ہے۔تیری کنیز کا بیٹا ہے۔تیرا مہمان بنا ہے اور تو بہترین میزبان ہے۔اے اللہ ! ہم اس کے بارے میں سوائے نیکی کے کچھ نہیں جانتے اور تو اس کے بارے میں ہم سے بہتر جانتا ہے۔اے اللہ ! اگر یہ نیکوکار ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر یہ گناہ گار ہے تو اس کے گناہوں

سے در گزر فرما اور اسے بخش دے۔ اے اللہ ! تو اسے اپنے یہاں اعلیٰ علیین میں قرار دے اور اس کے باقی ماندہ اہل و عیال کی خبر گیری فرما۔ اور اپنی رحمت سے اس پر رحم فرما۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور (اے اللہ) اس کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پاک و طاہر آئمہ معصومین علیہم السلام کے ساتھ محشور فرما۔

آخر میں پانچویں تکبیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر نماز تمام کر دیں اور مستحب ہے کہ ہاتھ اُٹھا کر میت، اُس کے لواحقین اور تمام مومنین و مومنات کے لئے دعا مانگیں۔

اوپر جو چوتھی دعا دی گئی ہے وہ بالغ مرد کے لئے تھی اگر میت بالغ عورت کی ہے تو مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ ط اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا خَيْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا مِنَّا ط اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْفِيْٓ اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ مُسِيْئَةً مُذْنِبَةً فَتَجَاوَزْعَنْ سَيِّئَآتِهَا وَاغْفِرْلَهَا ہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِيْٓ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰٓى اَهْلِهَا فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ہ وَاحْشُرْهَا مَعَ الْفَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ النِّسَآءِ الْعَالَمِيْنَ ط

اے اللہ ! بیشک یہ (مرحومہ) تیری کنیز ہے۔ تیرے بندے کی بیٹی ہے۔ تیری کنیز کی بیٹی ہے۔ تیری مہمان بنی ہے اور تو بہترین میزبان ہے۔ اے اللہ ! ہم اس کے بارے میں سوائے نیکی کے کچھ نہیں جانتے اور تو اس کے بارے میں ہم سے بہتر جانتا ہے۔ اے

اللہ ! اگر یہ نیکوکار ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر یہ گناہ گار ہے تو اس کے گناہوں سے درگزر فرما اور اسے بخش دے۔ اے اللہ ! تو اسے اپنے یہاں اعلیٰ علیین میں قرار دے اور اس کے باقی ماندہ اہل و عیال کی خبر گیری فرما۔ اور اپنی رحمت سے اس پر رحم فرما۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اور (اے اللہ) اس کو حضرت فاطمۃ الزہرا اسلام اللہ علیہا جو تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اُن کے ساتھ محشور فرما۔

اگر میت نابالغ لڑکے کی ہے تو چوتھی دعا مندرجہ ذیل ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لِاَبَوَیْهِ وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا ط

اگر میت نابالغ لڑکی کی ہے تو چوتھی دعا مندرجہ ذیل ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لِاَبَوَیْهَا وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا ط

اے اللہ ! اس بچے / بچی کو اس کے والدین اور ہمارے لئے ہراول ذخیرہ اور مایہء اجر و ثواب قرار دے۔

روایات میں ہے کہ نماز جنازہ کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

رَبَّنا آتِنا فِي الدُّنْيا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنا عَذابَ النَّارِ۔

اے ہمارے رب ! ہمیں دنیا میں نیکی عطا کر اور آخرت میں بھی نیکی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

مستحب ہے کہ جنازہ اٹھنے تک اُٹھانے والوں کے علاوہ تمام لوگ اپنے اپنے مقام پر کھڑے رہیں خصوصاً پیش نماز صاحب۔

……تدفین میت……

- جنازہ کے ساتھ چلنا اور اِس کو کندھا دینا ثوابِ عظیم کا باعث ہے۔ مشایعتِ جنازہ میں میت کے لئے دعا و استغفار کرتے رہیں۔ آپس میں دنیاوی گفتگو نہ کریں۔
- نمازِ جنازہ کے بعد قبر زیادہ دور ہو تو میت کو کندھوں پر اُٹھالیں اور اگر نزدیک ہو تو ہاتھوں پر ہی اُٹھا کر آہستہ آہستہ قبر کی جانب چلیں۔ قبر تک پہنچنے سے پہلے میت کو تین منزلیں دی جاتی ہیں یعنی تھوڑی دیر کیلئے میت کو رکھ دیتے ہیں۔ چوتھی مرتبہ قبر کے پاس رکھتے ہیں۔
- مرد کی میت کو پاؤں کی طرف سے اور عورت کی میت کو مغربی پہلو کی طرف سے قبر میں اُتاریں۔ جو لوگ قبر میں اُتریں اُن کے سر اور پاؤں ننگے، قمیض کے بٹن کھلے ہوئے اور باوضو ہوں۔
- میت قبر میں اُتارنے سے پہلے اُس کے سر کے نیچے، درمیان میں اور پاؤں کی طرف کپڑا ڈال لیں تو بہتر ہے تاکہ پکڑ مضبوط ہو اور گرنے کا امکان نہ رہے۔
- عورت کو محرم قبر میں اُتاریں اور اگر کوئی محرم نہ ہو تو پھر قریبی رشتہ دار۔
- میت کو مشرقی دیوار کے ساتھ لگا کر تھوڑا سا قبلہ رخ کر دیں۔ کفن کے بند کھول دیں۔ منہ سے کپڑا ہٹا دیں۔ منہ قبلہ کی طرف اس طرح موڑیں کہ داہنا

رخسار زمین پر لگ جائے۔

- خاک شفاء یا سجدہ گاہ منہ کے سامنے قدرے فاصلے پر رکھ دیں۔
- میت لحد میں اُتارنے کے بعد تلقین پڑھی جائے۔ ایک آدمی تلقین پڑھے اور دوسرا آدمی قبر میں میت کے کندھوں پر ہاتھ رکھے۔ جب پڑھنے والا میت کا نام لے تو وہ آدمی جو قبر میں ہے وہ میت کے کندھوں کو تھوڑا سا ہلائے۔ میت کے کندھوں پر ہاتھ "کراس" شکل میں رکھے جاتے ہیں تاکہ دایاں ہاتھ دائیں کندھے پہ اور بایاں ہاتھ بائیں کندھے پر آئے۔
- مستحب ہے کہ تلقین عربی میں بھی پڑھی جائے اور میت کی اپنی زبان میں بھی۔ تلقین کے بعد سرہانے کی جانب سے لحد کو بند کرنا شروع کریں۔
- کنکریٹ یا پتھر کی سلوں کے ساتھ لحد بند کرنے کے بعد جہاں پر جوڑ ہوتے ہیں وہاں گیلی مٹی لگائی جاتی ہے تاکہ ان سوراخوں سے خشک مٹی اندر نہ گرے۔
- میت کو قبر میں اتارنے والے قبر سے باہر نکلیں تو پائنتی کی طرف سے باہر آئیں۔
- پھر اقرباء کے علاوہ سب لوگ جو وہاں موجود ہوں اپنے ہاتھوں کی پشت کے ساتھ قبر کو مٹی دیں اور یہ کہیں: اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُولُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُولُہٗ اَللّٰھُمَّ زِدْنَا اِیْمَانًا وَّتَسْلِیمًا ہ یقیناً ہم اللہ

کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹیں گے۔ یہی وہ چیز ہے جسکا وعدہ ہم سے اللہ و رسولؐ نے کیا اور اللہ اور اسکے رسولؐ نے سچ فرمایا اے معبود! ہمارے ایمان و یقین میں اضافہ فرما۔

- قبر تیار ہو جانے کے بعد اُس پر پانی ڈالیں۔ پانی ڈالنے والا قبلہ رخ ہو۔ سرہانے کی طرف سے پانی ڈالتے ہوئے پاؤں کی طرف آئے اور پھر سرہانے کی طرف۔
- قبلہ رخ بیٹھ کر قبر پر ہاتھوں کی انگلیاں گاڑ کر سات مرتبہ سورۃ اِنا اَنزلنا کی تلاوت کریں۔ اس عمل سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کر دیتا ہے جو قیامت تک صاحب قبر کے لئے عبادت کرتا ہے۔
- مستحب ہے کہ قبرستان میں ہی سب لوگ میت کے ورثا کو تعزیت پیش کریں
- جب سب لوگ چلے جائیں تو میت کا ولی یا اُسکی اجازت سے کوئی شخص با آواز بلند دوبارہ تلقین پڑھے۔
- قبر کی لحد اس وسعت سے کھودی جائے کہ آدمی اُس میں آسانی سے بیٹھ سکے۔
- قبر کی گہرائی اتنی ہو کہ میت کی بے حرمتی اور جانوروں کے نقصان پہنچانے کا اندیشہ نہ رہے۔
- زیادہ اُونچی قبر بنانا منع ہے۔ قبر چاروں طرف سے پختہ کر کے درمیان سے کچی رہنے دیں۔

......تلقینِ میت......

یہ ایک مذہبی رسم ہے جس کے ذریعے مردے کو الوداع کہنے کے ساتھ ساتھ تعلیم و ہدایت بھی دی جاتی ہے۔ اس کا اصطلاحی نام "تلقین" ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ تدفین کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردے کو زندہ کیا جاتا ہے اور دو فرشتے مردے سے کچھ سوال کرتے ہیں۔اُنہیں سوالوں کے جوابات اس تلقین کے ذریعے سے مردے کو بتائے جاتے ہیں تاکہ مُردے کو پریشانی نہ ہو اور وہ فرشتوں کے سوالوں کے جواب آسانی کے ساتھ دے سکے۔احتضار (جان کنی) کے علاوہ دو اور مقامات ہیں، جہاں میت کو تلقین کرنا مستحب ہے۔ایک وہ وقت جب میت کو قبر میں لٹایا جاتا ہے۔بہتر یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے اس کے داہنے شانے کو اور بائیں ہاتھ سے اس کے بائیں شانے کو پکڑ کر اسے ہلاتے ہوئے تلقین پڑھی جائے۔ تلقین پڑھنے کا دوسرا وقت وہ ہے، جب میت کو دفن کر چکیں۔ چنانچہ مستحب ہے کہ میت کا ولی یعنی سب سے قریبی رشتہ دار دوسرے لوگوں کے چلے جانے کے بعد قبر کے سرہانے بیٹھ کر بلند آواز سے تلقین پڑھے اور اگر وہ کسی کو اپنا نائب بنائے تو بھی مناسب ہے۔

......﴿مرد کے لئے﴾......

اِسۡمَعۡ اِفۡهَمۡ اِسۡمَعۡ اِفۡهَمۡ اِسۡمَعۡ اِفۡهَمۡ یا فلاں بن فلاں هَلۡ اَنۡتَ عَلَی
الۡعَهۡدِ الَّذِیۡ فَارَقۡتَنَا عَلَیۡهِ مِنۡ شَهَادَةِ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ
لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَبۡدُهٗ وَ رَسُوۡلُهٗ وَ سَیِّدُ
النَّبِیِّیۡنَ وَخَاتَمُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ سَیِّدُ
الۡوَصِیِّیۡنَ وَ اِمَامُ ؑ افۡتَرَضَ اللهُ طَاعَتَهٗ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ وَ اَنَّ الۡحَسَنَ وَ
الۡحُسَیۡنَ وَ عَلِیَّ ابۡنَ الۡحُسَیۡنِ وَ مُحَمَّدَ ابۡنَ عَلِیٍّ وَّ جَعۡفَرَ ابۡنَ مُحَمَّدٍ وَّ مُوۡسَی ابۡنَ
جَعۡفَرٍ وَّ عَلِیَّ ابۡنَ مُوۡسٰی وَ مُحَمَّدَ ابۡنَ عَلِیٍّ وَّ عَلِیَّ ابۡنَ مُحَمَّدٍ وَّ الۡحَسَنَ ابۡنَ عَلِیٍّ
وَّ الۡقَآئِمَ الۡحُجَّةَ الۡمَهۡدِیَّ صَلَوٰتُ اللهِ عَلَیۡهِمۡ اَئِمَّةُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ حُجَجُ اللهِ
عَلَی الۡخَلۡقِ اَجۡمَعِیۡنَ وَاَئِمَّتُكَ اَئِمَّةُ هُدًی اَبۡرَارٌ یا فلاں بن فلاں اِذَا اَتَاكَ
الۡمَلَكَانِ الۡمُقَرَّبَانِ رَسُوۡلَیۡنِ مِنۡ عِنۡدِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی وَ سَئَلَاكَ عَنۡ
رَّبِّكَ وَ عَنۡ نَّبِیِّكَ وَ عَنۡ دِیۡنِكَ وَ عَنۡ كِتَابِكَ وَ عَنۡ قِبۡلَتِكَ وَ عَنۡ اَئِمَّتِكَ
فَلَا تَخَفۡ وَ لَا تَحۡزَنۡ وَ قُلۡ فِیۡ جَوَابِهِمَآ اَللهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّیۡ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللهُ
عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَ سَلَّمَ نَبِیِّ وَ الۡاِسۡلَامُ دِیۡنِیۡ وَ الۡقُرۡاٰنُ كِتَابِیۡ وَ الۡكَعۡبَةُ قِبۡلَتِیۡ
وَ اَمِیۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلِیُّ ابۡنُ اَبِیۡ طَالِبٍ اِمَامِیۡ وَ الۡحَسَنُ بۡنُ عَلِیٍّ ؑ الۡمُجۡتَبٰی

اِمَامِیْ وَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ن الشَّھِیْدُ بِکَرْبَلَآءِ اِمَامِیْ وَ عَلِیٌّ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ

اِمَامِیْ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اِمَامِیْ وَ جَعْفَرُ ن الصَّادِقُ اِمَامِیْ

وَ مُوْسٰی الْکَاظِمُ اِمَامِیْ وَ عَلِیٌّ ن الرِّضَا اِمَامِیْ وَ مُحَمَّدُ ن الْجَوَادُ اِمَامِیْ وَ عَلِیٌّ

ن الْھَادِیُّ اِمَامِیْ وَ الْحَسَنُ الْعَسْکَرِیُّ اِمَامِیْ وَ الْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِیْ

ھٰؤُلَآءِ صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتِیْ وَ سَادَتِیْ وَ قَادَتِیْ وَ شُفَعَآئِیْ بِھِمْ

اَتَوَلّٰی وَ مِنْ اَعْدَآئِھِمْ اَتَبَرَّاءُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ اِعْلَمْ یا فلاں بن

فلاں اَنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی نِعْمَ الرَّبُّ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَ سَلَّمَ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّ

اَوْلَادَہُ الْاَئِمَّةَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّةُ وَ اَنَّ مَا جَآءَ بِہٖ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ سَلَّمَ حَقٌّ وَّ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّ سُؤَالَ مُنْکَرٍ وَّ نَکِیْرٍ فِی الْقَبْرِ

حَقٌّ وَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَّ النُّشُوْرَ حَقٌّ وَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَّ الْمِیْزَانَ حَقٌّ وَّ تَطَائُرَ

الْکُتُبِ حَقٌّ وَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّ النَّارَ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَ

اَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَفَھِمْتَ یا فلاں بن فلاں ثَبَّتَکَ اللّٰہُ بِالْقَوْلِ

الثَّابِتِ ھَدَاکَ اللّٰہُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ عَرَّفَ اللّٰہُ بَیْنَکَ وَ بَیْنَ اَوْلِیَآئِکَ

فِیْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِہٖ ہ اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ وَ اصْعَدْ

بِرُوْحِہٖ اِلَیْکَ وَ لَقِّہٖ مِنْکَ بُرْھَانًا ہ اَللّٰھُمَّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ ہ

......﴿ عورت کے لئے ﴾......

اِسۡمَعِیۡ اِفۡهَمِیۡ اِسۡمَعِیۡ اِفۡهَمِیۡ اِسۡمَعِیۡ اِفۡهَمِیۡ یا فلانۃ بنت فلاں هَلۡ اَنۡتِ عَلَی الۡعَهۡدِ الَّذِیۡ فَارَقۡتِنَا عَلَیۡهِ مِنۡ شَهَادَةِ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِیۡكَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَبۡدُهٗ وَ رَسُوۡلُهٗ وَ سَیِّدُ النَّبِیِّیۡنَ وَخَاتَمُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ سَیِّدُ الۡوَصِیِّیۡنَ وَ اِمَامٌ ۨ افۡتَرَضَ اللهُ طَاعَتَهٗ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ وَ اَنَّ الۡحَسَنَ وَ الۡحُسَیۡنَ وَ عَلِیَّ ابۡنَ الۡحُسَیۡنِ وَ مُحَمَّدَ ابۡنَ عَلِیٍّ وَّ جَعۡفَرَ ابۡنَ مُحَمَّدٍ وَّ مُوۡسَی ابۡنَ جَعۡفَرٍ وَّ عَلِیَّ ابۡنَ مُوۡسٰی وَ مُحَمَّدَ ابۡنَ عَلِیٍّ وَّ عَلِیَّ ابۡنَ مُحَمَّدٍ وَّ الۡحَسَنَ ابۡنَ عَلِیٍّ وَّ الۡقَآئِمَ الۡحُجَّةَ الۡمَهۡدِیَّ صَلَوٰتُ اللهِ عَلَیۡهِمۡ اَئِمَّةُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ حُجَجُ اللهِ عَلَی الۡخَلۡقِ اَجۡمَعِیۡنَ وَاَئِمَّتُكِ اَئِمَّةُ هُدًی اَبۡرَارٌ یا فلانۃ بنت فلاں اِذَآ اَتَاكِ الۡمَلَكَانِ الۡمُقَرَّبَانِ رَسُوۡلَیۡنِ مِنۡ عِنۡدِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی وَ سَئَلَاكِ عَنۡ رَّبِّكِ وَ عَنۡ نَّبِیِّكِ وَ عَنۡ دِیۡنِكِ وَ عَنۡ كِتَابِكِ وَ عَنۡ قِبۡلَتِكِ وَ عَنۡ اَئِمَّتِكِ فَلَا تَخَافِیۡ وَ لَا تَحۡزَنِیۡ وَ قُوۡلِیۡ فِیۡ جَوَابِهِمَآ اَللهُ جَلَّ جَلَالَهٗ رَبِّیۡ وَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَبِیِّیۡ وَ الۡاِسۡلَامُ دِیۡنِیۡ وَ الۡقُرۡاٰنُ كِتَابِیۡ وَ الۡكَعۡبَةُ قِبۡلَتِیۡ وَ اَمِیۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلِیُّ ابۡنُ اَبِیۡ طَالِبٍ اِمَامِیۡ وَ الۡحَسَنُ بۡنُ عَلِیٍّ ۨ الۡمُجۡتَبٰی

اِمَامِیْ وَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ ن الشَّھِیْدُ بِکَرْبَلَآءِ اِمَامِیْ وَ عَلِیٌّ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ

اِمَامِیْ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اِمَامِیْ وَ جَعْفَرُ ن الصَّادِقُ اِمَامِیْ

وَ مُوْسَی الْکَاظِمُ اِمَامِیْ وَ عَلِیٌّ ن الرِّضَا اِمَامِیْ وَ مُحَمَّدُ ن الْجَوَادُ اِمَامِیْ وَ عَلِیٌّ

ن الْھَادِیْ اِمَامِیْ وَ الْحَسَنُ الْعَسْکَرِیُّ اِمَامِیْ وَ الْحُجَّۃُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِیْ

ھٰؤُلَآءِ صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتِیْ وَ سَادَتِیْ وَ قَادَتِیْ وَ شُفَعَآئِیْ بِھِمْ

اَتَوَلّٰی وَ مِنْ اَعْدَآئِھِمْ اَتَبَرَّاءُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ ثُمَّ اِعْلَمِیْ یا فلانۃ بنت

فلاں اَنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی نِعْمَ الرَّبُّ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَ سَلَّمَ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَ اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّ اَوْلَادَہُ

الْاَئِمَّۃَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّۃُ وَ اَنَّ مَا جَآءَ بِہٖ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَ سَلَّمَ حَقٌّ وَّ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَّ سُؤَالَ مُنْکَرٍ وَّ نَکِیْرٍ فِی الْقَبْرِ حَقٌّ وَّ

الْبَعْثَ حَقٌّ وَّ النُّشُوْرَ حَقٌّ وَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَّ الْمِیْزَانَ حَقٌّ وَّ تَطَائُرَ

الْکُتُبِ حَقٌّ وَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَّ النَّارَ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَ

اَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَفَھِمْتِ یا فلانۃ بنت فلاں ثَبَّتَکِ اللّٰہُ بِالْقَوْلِ

الثَّابِتِ ھَدَاکِ اللّٰہُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ عَرَّفَ اللّٰہُ بَیْنَکِ وَ بَیْنَ اَوْلِیَآئِکِ

فِیْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِہٖ ٥ اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھَا وَ اصْعَدْ

بِرُوْحِھَا اِلَیْکَ وَ لَقِّہٖ مِنْکَ بُرْھَانًا ٥ اَللّٰھُمَّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ ٥

ترجمہ: سن اور سمجھ اے میت کا نام بن / بنت اُس کے باپ کا نام

کیا تو نے اس عہد پر ہم سے مفارقت کی ہے جو اس امر کی شہادت ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو ایک لاشریک ہے اور یہ کہ محمدؐ اُس (رب) کے (خاص) بندے اور رسول ہیں اور تمام رسولوں کے سردار اور تمام ہی نبیوں کے آخری فرد ہیں اور یہ کہ علیؑ مومنین کے بادشاہ اور تمام نامزد جانشینوں کے سردار اور ایسے امام ہیں جن کی اطاعت اللہ نے عالمین پر فرض کی ہے اور یہ کہ حسنؑ و حسینؑ و علیؑ ابن حسینؑ و محمدؑ ابن علیؑ و جعفرؑ ابن محمدؑ و موسیٰؑ ابن جعفرؑ و علیؑ ابن موسیٰؑ و محمدؑ ابن علیؑ و علیؑ ابن محمدؑ و حسنؑ ابن علیؑ اور حجت القائمؑ محمدؑ ابن حسنؑ المہدیؑ۔ اللہ کی رحمتیں نازل ہوں اُن پر اور سلامتی ہو۔ یہ سب مومنین کے امام، اللہ کی حجتیں اور نمائندے ہیں تمام مخلوقات کے لئے۔ تیرے امام ہیں جو کہ ہدایت کرنے والے نیک ترین راہنما ہیں۔

اے میت کا نام بن / بنت اُس کے باپ کا نام جب دو فرشتے (منکر و نکیر) خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے بھیجے ہوئے تیرے پاس آئیں اور تجھ سے سوال کریں۔ تیرے رب و تیرے نبیؐ و تیرے دین و تیری کتاب و تیرے قبلہ اور تیرے آئمہ کے متعلق تو خوفزدہ نہ ہونا اور نہ غمگین ہونا بلکہ اُن کے جواب میں کہنا کہ اللہ تعالیٰ بڑی شان والا میرا رب ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی ہیں اور اسلام میرا دین ہے اور قرآن میری کتاب ہے اور کعبہ میرا قبلہ ہے اور مومنوں

کے بادشاہ علیؑ ابن ابی طالب میرے امام ہیں اور حسنؑ ابن علیؑ المجتبیٰ میرے امام ہیں اور حسینؑ ابن علیؑ شہید کربلا میرے امام ہیں اور علیؑ ابن حسینؑ زین العابدین میرے امام ہیں اور محمدؑ ابن علیؑ الباقر میرے امام ہیں اور جعفرؑ ابن محمدؑ الصادق میرے امام ہیں اور موسیٰؑ ابن جعفرؑ الکاظم میرے امام ہیں اور علیؑ ابن موسیٰؑ الرضا میرے امام ہیں اور محمدؑ ابن علیؑ تقی میرے امام ہیں اور علیؑ ابن محمدؑ النقی میرے امام ہیں اور حسنؑ ابن علیؑ العسکری میرے امام ہیں اور محمدؑ ابن الحسن الحجت، المنتظر میرے امام ہیں۔ اِن سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کاملہ نازل ہو۔ (یہ سب کے سب) میرے امام، میرے سردار، میرے آقا اور میرے شفاعت کرنے والے ہیں۔ اُن سے مجھے محبت ہے اور میں اُن کے دشمنوں سے نفرت کرتا ہوں ۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

پھر تو جان لے اے میت کا نام بن / بنت اُس کے باپ کا نام بے شک اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر بہترین ربّ ہے اور محمد اُن پر اور اُن کی آل پر رحمتِ کاملہ ہو اور سلامتی ہو، بہترین رسول ہیں اور یہ کہ مومنین کے بادشاہ علی ابن ابی طالبؑ اور اُن کی اولاد میں سے گیارہ امام سب کے سب بہترین راہبر و پیشوا ہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ لائے ہیں بر حق ہیں اور یہ کہ موت حق ہے اور منکر نکیر کا سوال کرنا حق ہے اور دوبارہ زندہ ہونا و حشر نشر، صراط و میزان سب حق ہیں۔ اعمال ناموں کا پیش کیا جانا حق ہے۔ جنت اور جہنم حق ہے اور یہ کہ قیامت ضرور

آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اُن تمام مردوں کو جو قبروں
کے اندر ہیں دوبارہ زندہ کرکے اُٹھائے گا۔

کیاتونے سمجھ لیا ،اے فلاں بن فلاں!

میت کا نام اور (بن / بنت) اُس کے باپ کا نام

(حدیث میں ہے کہ اس کے جواب میں میت کہتی ہے کہ ہاں میں نے سمجھ لیا)

پھر کہیں:

اللہ تجھے برحق عقائد پر ثابت قدم رکھے اور تجھے صراط معصومینؑ کی ہدایت کرے اور خدا تجھے اور تیرے محبوب اولیاء کے درمیان اپنی رحمت سے شناسا کرے اور بخشے۔
اے اللہ! اس کے پہلوؤں سے زمین کو دور کردے اور اس کی روح کو اپنی طرف بلند کر اور اپنی طرف سے بُرہان عطا کر۔ اے اللہ اسے معاف کردے۔ اٰمین

اے اللہ! تجھے محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ اپنی عزت و جلال کے صدقے اِس مومن کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ بنادے اور اِسے جہنم کی وادیوں میں سے کوئی وادی نہ بنانا۔ اٰمین یارب العالمین

...... مرنے کے بعد ......

کہتے ہیں مرنے کے بعد انسان کے نامہ اعمال کی کتاب بند ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اب نہ ہی وہ نیکی کرنے کے قابل رہتا ہے اور نہ ہی کوئی گناہ اب اُس سے سرزد ہو سکتا ہے۔ ہاں مگر بالواسطہ نیکیوں کا اجر اُسے ملتا رہتا ہے۔ وہ نیک اعمال جن کا آغاز اُس نے اپنی زندگی میں کیا تھا اور وہ اس کے بعد بھی جاری رہے ان کی جزاء اُس کو برابر ملتی رہے گی یا وہ ثواب جو اُس کے عزیز رشتہ دار اُسے ایصال کرتے رہیں گے۔ اسی طرح اگر اُس مرنے والے نے اپنی زندگی میں کسی بُرے عمل کی بنیاد رکھی تھی جو اُس کے مرنے کے بعد بھی جاری رہا تو وہ بھی اُس کیلئے دردناک عذاب کا موجب بنا رہے گا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ مرنے کے بعد انسان کا عمل موقوف ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے۔

۱۔ صدقہ جاریہ مثلاً رفاہ عامہ کے وہ کام جو اُس نے عوام کے لئے جاری کیے۔

۲۔ علم جو اُس نے پھیلایا اور لوگ اُس سے مستفید ہوتے رہے۔

۳۔ نیک اولاد جس کی اُس نے اچھی تربیت کی اور وہ اُس شخص کے مرنے کے بعد نیک عمل بجالاتی رہی۔

یہ وہ عوامل ہیں جن کا سبب مرنے والا خود ہوتا ہے لیکن کچھ ایسے عوامل بھی ہو سکتے ہیں جن کا سبب مرنے والا خود نہیں بلکہ اُس کے دوست احباب اور عزیز رشتہ دار

ہوتے ہیں جو نیکی کے کام سرانجام دیتے ہیں اور اُس کا ثواب اُسے ایصال کرتے رہتے ہیں۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کے جواں سال بیٹے کا انتقال ہو گیا۔ اُسے دفن کرنے کے بعد حضرت ابوذر غفاریؓ اُس کی قبر پر کھڑے ہو کر کچھ یوں مخاطب ہوئے۔ بیٹا تیرے بعد یہ دنیا میرے لئے تاریک ہو گئی ہے مجھے اب اس دنیا سے کوئی رغبت نہیں لیکن دو وجوہات ہیں جن کی وجہ سے میں ابھی زندہ رہنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ تو اس دنیا سے جا چکا۔ تیرا نامہ اعمال اب بند ہو چکا ہے۔ نیک کاموں کیلئے اب تو دوسروں کا محتاج ہے اور تجھے ایک کٹھن اور دشوار گزار سفر بھی درپیش ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس دنیا سے تجھے کچھ نہ کچھ بھیجتا رہوں تا کہ آخرت کے سفر کی منزلیں تجھ پر آسان ہو جائیں اور دوسرا یہ کہ تیرے بعد مجھے بھی اس سفر پر روانہ ہونا ہے۔ سفر طویل ہے اور زادراہ بہت کم۔ میں چاہتا ہوں اپنے لئے کچھ مزید توشہ آخرت جمع کر لوں۔

کسی کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد اُس کے عزیز رشتہ دار اور ورثاء کی ذمہ داری کیا بنتی ہے؟

- سب سے پہلے تو اُس مرحوم کے واجبات کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے۔
- اُس نے اگر کسی کا قرض دینا تھا تو وہ ادا کیا جائے۔
- اگر اُس پر حج واجب تھا اور زندگی میں کسی وجہ سے وہ اِس کی ادائیگی نہیں کر سکا تو کوئی ایک آدمی مقرر کیا جائے جو اُس کی طرف سے حج ادا کرے۔

- اگر اُس کے ذمہ قضا نمازیں ہیں تو اُن کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے۔ اُس کی طرف سے قضا روزے رکھے جائیں۔ اگر بغیر اُجرت کے کوئی آدمی میسر نہ ہو تو اُجرت پر کسی آدمی سے ان کی ادائیگی کروائی جائے۔
- اگر مرنے والے نے پسماندگان میں چھوٹے یتیم بچے چھوڑے ہیں تو اُن کی تربیت و پرورش اور اُن کے ساتھ شفقت بھی مرنے والے کے ساتھ ہمدردی اور عظیم ثواب کا باعث ہے۔
- مرنے والے کے ترکہ میں سے اُس کے ایصال ثواب کے لئے رفاع عامہ کے کام کئے جائیں اُس کے لئے ذکر و نعت اور مجالس و محافل منعقد کی جائیں۔
- مرحوم کی طرف سے بھوکوں کو کھانا کھلایا جائے، بے لباس لوگوں کو لباس مہیا کیا جائے۔ مفلوک الحال لوگوں کی مالی امداد کی جائے۔ خدمت خلق ایک عظیم عبادت اور مرحومین کے درجات کی بلندی کا موجب ہے۔
- ختم قرآن پاک اور تلاوت کرکے ثواب اُس مرحوم کو ایصال کیا جائے۔
- زمانہ قدیم سے بزرگوں کا ایک معمول چلا آرہا ہے کہ جب بھی کھانا کھانے بیٹھتے ہیں تو چند سورتوں کی تلاوت کرکے اُس کا ثواب اپنے مرحومین کو بخش دیتے ہیں۔ ایصال ثواب بھی اور کھانے میں برکت بھی۔
- ایصال ثواب کا ایک آسان سا عمل آپ کی خدمت پیش کر رہا ہوں کہ جس کے لئے آپ کو بالکل بھی زحمت نہیں کرنی پڑے گی۔ جب بھی آپ کو اپنے

کسی مرحوم عزیز کا خیال آئے۔ باتوں میں اُس کا ذکر ہو یا اُس سے متعلق کسی ایسی چیز کو دیکھیں جس سے آپ اُس کی طرف متوجہ ہو جائیں تو اُس عزیز کا تصور کرتے ہوئے ایصال ثواب کی نیت سے ایک مرتبہ درود شریف پڑھ دیں۔ ایصال ثواب بھی ہو جائے گا اور درود شریف کی بے بہا برکتیں بھی آپ کو حاصل ہوں گی۔

- ایک اور بات یاد رکھیں کہ یہ ممکن نہیں کہ کوئی انسان مرنے سے بچ جائے گا۔ ہر ایک نے مرنا تو ہے ہی۔ تو کیا یہ بہتر نہیں کہ درج بالا نیک کام وہ اپنی زندگی میں خود کر کے جائے اور اپنے لئے توشہ آخرت جمع کر لے کیونکہ اپنے ہاتھوں سے نیک کام کرنے کا اجر و ثواب اس سے کہیں زیادہ ہو گا جو دوسرے اُس کے لئے سرانجام دیں گے۔ اگر وہ وصیت کر کے بھی چلا جائے کہ میرے بعد یہ یہ کام میرے لئے سرانجام دینا تو بہت ممکن ہے کہ شیطان اُس کے وارثوں کے دلوں میں وسوسہ ڈال دے اور وہ اُس کی وصیت پر عمل کرنے سے باز رہیں۔

......﴿شہادت﴾......

کفنی کے اوپر سب سے پہلے مرنے والے کا نام اور اُس کے باپ کا نام لکھیں اور اُس کے بعد یہ شہادت لکھیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

فـلاں بن فـلاں یا فـلانـت بنـت فـلاں

یَشْھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ وَاَنَّ عَلِیًّا وَّالۡحَسَنَ وَالۡحُسَیۡنَ وَعَلِیًّا وَّمُحَمَّدًا وَّجَعۡفَرًا وَّمُوۡسٰی وَعَلِیًّا وَّمُحَمَّدًا وَّعَلِیًّا وَّالۡحَسَنَ وَالۡحُجَّۃَ الۡقَآئِمِ عَلَیۡھِمُ السَّلَامُ اَوۡلِیَآءُ اللّٰہِ وَاَوۡصِیَآءُ رَسُوۡلِ اللّٰہِ وَاَئِمَّتِیۡ وَسَادَتِیۡ وَاَنَّ الۡبَعۡثَ وَالثَّوَابَ وَالۡعِقَابَ حَقٌّ ہ

ترجمہ: فلاں، فلاں کا بیٹا گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یکتا ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں اور حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور علیؑ اور محمدؑ اور جعفرؑ اور موسٰی اور علیؑ اور محمدؑ اور علیؑ اور حسنؑ اور حجت القائمؑ علیہم السلام اللہ کے اولیاء ہیں اور رسول اللہؐ کے وصی ہیں اور مُردوں کا زندہ کیا جاتا اور جزاء و سزا حق ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ہ

﴿دعائے حفظ ایمان﴾

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے: ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھو توشہ آخرت اور باعثِ قبولیت دعا ہے باعث رحمت و نجات ہے۔ اس کے پڑھنے سے ایمان کامل ہوتا ہے اور تادم مرگ زائل نہیں ہوتا۔ جان کنی کے لمحات میں مرنے والے کو اس دعا کی تلقین کریں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط

رَضِيۡتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِالۡاِسۡلَامِ دِيۡنًا وَبِالۡقُرۡآنِ كِتَابًا وَ بِالۡكَعۡبَةِ قِبۡلَةً وَبِعَلِيٍّ وَلِيًّا وَاِمَامًا وَبِالۡحَسَنِ وَالۡحُسَيۡنِ وَعَلِيِّ ابۡنَ الۡحُسَيۡنِ وَمُحَمَّدِ ابۡنِ عَلِيٍّ وَجَعۡفَرِ ابۡنِ مُحَمَّدٍ وَمُوۡسٰى اِبۡنِ جَعۡفَرٍ وَعَلِيِّ ابۡنِ مُوۡسٰى وَمُحَمَّدِ ابۡنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ ابۡنِ مُحَمَّدٍ وَالۡحَسَنِ ابۡنِ عَلِيٍّ وَالۡحُجَّةِ ابۡنِ الۡحَسَنِ عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّةً وَسَادَةً وَّقَادَةً بِهِمۡ اَتَوَلّٰى وَمِنۡ اَعۡدَائِهِمۡ اَتَبَرَّءُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ رَضِيۡتُ بِهِمۡ اَئِمَّةً فَارۡضِنِيۡ لَهُمۡ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ط

ترجمہ: میں راضی ہوں اس پر کہ اللہ میرا رب ہے اور محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میرے نبی ہیں اور اسلام میرا دین ہے اور قرآن میری (راہنما) کتاب ہے اور کعبہ میرا قبلہ ہے اور علیؑ میرے ولی اور امام ہیں۔ اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور علیؑ ابن الحسینؑ اور

محمدؑ ابن علیؑ اور جعفرؑ ابن محمدؑ اور موسیٰؑ ابن جعفرؑ اور علیؑ ابن موسیٰؑ اور محمدؑ ابن علیؑ اور علیؑ ابن محمدؑ اور حسنؑ ابن علیؑ اور حجتؑ ابن الحسنؑ (القائم، المنتظر، المہدی) ۔ اللہ تعالیٰ کی ان سب پر رحمت ہو میرے امام ہیں اور میرے سردار ہیں اور میرے رہنما ہیں۔ میں ان سے محبت رکھتا ہوں اور ان کے دشمنوں سے بیزار ہوں۔ اے اللہ! میں ان کی امامت پر رضی ہوں پس تو بھی اِن کو مجھ سے راضی و خوشنود فرما۔ بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ یا اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آلؑ پر رحمت نازل فرما۔

کلمات فرج

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ط سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَمَا فَوْقَهُنَّ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o

اللہ حلیم و کریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اللہ بزرگ و برتر کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پاک ہے اللہ جو رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور ساتوں زمینوں کا اور جو کچھ ان کے بیچ اور ان کے درمیان اور ان کے اوپر اور ان کے نیچے ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

نماز وحشت قبر

یہ دو رکعت نماز ہے جو میت کے دفن کے دن ہی پڑھی جاتی ہے۔ دفن کے بعد نماز عشاء کے بعد سے نماز فجر تک پڑھی جاسکتی ہے۔ جس مرحوم کے لئے پڑھی جائے اس کا نام ذہن میں ہونا چاہیے۔ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد کے بعد آیت الکرسی اور دوسری رکعت میں اَلْحَمْد کے بعد دس مرتبہ سورۃ انا انزلنٰہ پڑھیں۔ نماز پڑھنے کے بعد اس کا ثواب مرحوم کا نام لے کر ہدیہ کردیں۔ اگر آیت الکرسی زبانی یاد نہ ہو تو کتاب سامنے رکھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔

آیت الکرسی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ڐ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗــــُٔـھُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ۧ

.... سورۃ بقرہ کی آخری تین آیات ....

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَاِنۡ تُبۡدُوۡا مَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡہُ
یُحَاسِبۡکُمۡ بِہِ اللّٰہُ ؕ فَیَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ
شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡہِ مِنۡ رَّبِّہٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ
بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡ رُّسُلِہٖ ۟ وَقَالُوۡا
سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا ٭۫ غُفۡرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیۡکَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا
اِلَّا وُسۡعَہَا ؕ لَہَا مَا کَسَبَتۡ وَعَلَیۡہَا مَا اکۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ
نَّسِیۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَیۡنَاۤ اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ
قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ٝ وَاغۡفِرۡ لَنَا ٝ
وَارۡحَمۡنَا ٝ اَنۡتَ مَوۡلٰىنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اللہ (ہی) کا ہے۔ اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ اور اللہ ہر شئے پر (پوری پوری)

قدرت رکھنے والا ہے۔ رسول ان پر ایمان لائے ہیں جو ان پر، ان کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور مومنین (بھی)۔ سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی (کی تصدیق) میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ اور ان لوگوں نے یہ کہا کہ ہم نے سنا اور مان لیا۔ اے ہمارے پرودگار ہم تیری مغفرت کے خواستگار ہیں اور تیری ہی طرف بازگشت ہے۔ اللہ کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ (اب) جو کچھ اس نے اچھا کیا اس کا نفع اس کے لئے ہے اور جو کچھ اس نے بُرا کیا اس کا نقصان اس کے لئے ہے۔ اے ہمارے پرودگار اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو اس کا مواخذہ نہ کر اور ہم پر ویسا بار نہ ڈال جیسا ان پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے تھے۔ اے ہمارے پرودگار اور ہم سے اتنا (وزن) نہ اٹھوا جس کی ہم میں طاقت نہیں اور ہم سے درگزر کر اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ تو ہمارا آقا ہے پس ہم کو کافر لوگوں کے مقابلے میں مدد دے۔

……دعائے عدیلہ……

ہر بندہ مومن کو چاہیے کہ اس دعا کو پڑھتا رہے تاکہ شیطان اُس کے نزدیک نہ آنے پائے۔ جان کنی کے وقت مرنے والے کو اس دعا کی تلقین کرنا مستحب ہے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

شَهِدَ اللهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللهِ الْاِسْلَامُ وَاَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ
الْمُذْنِبُ الْعَاصِىْ الْمُحْتَاجُ الْفَقِيْرُ الْحَقِيْرُ اَشْهَدُ لِمُنْعِمِىْ وَخَالِقِىْ
وَرَازِقِىْ وَمُكْرِمِىْ كَمَا شَهِدَ لِذَاتِهٖ وَشَهِدَتْ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ
مِنْ عِبَادِهٖ بِاَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ذُوالنِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ وَالْاِمْتِنَانِ
قَادِرٌ اَزَلِىٌّ عَالِمٌ اَبَدِىٌّ حَىٌّ اَحَدِىٌّ مَوْجُوْدٌ سَرْمَدِىٌّ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ مُّرِيْدٌ
كَارِهٌ مُّدْرِكٌ صَمَدِىٌّ يَّسْتَحِقُّ هٰذِهِ الصِّفَاتِ وَهُوَ عَلٰى مَا هُوَ عَلَيْهِ فِىْ عِزِّ
صِفَاتِهٖ كَانَ قَوِيًّا قَبْلَ وُجُوْدِ الْقُدْرَةِ وَالْقُوَّةِ وَكَانَ عَلِيْمًا قَبْلَ اِيْجَادِ
الْعِلْمِ وَالْعِلَّةِ لَمْ يَزَلْ سُلْطَانًا اِذْ لَا مَمْلَكَةَ وَلَا مَالَ وَلَمْ يَزَلْ سُبْحَانًا عَلٰى
جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وُجُوْدُهٗ قَبْلَ الْقَبْلِ فِىْٓ اَزَلِ الْاٰزَالِ وَبَقَآئُهٗ بَعْدَ الْبَعْدِ
مِنْ غَيْرِ اِنْتِقَالٍ وَّلَا زَوَالٍ غَنِىٌّ فِى الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مُسْتَغْنٍ فِى الْبَاطِنِ
وَالظَّاهِرِ لَا جَوْرَ فِىْ قَضِيَّتِهٖ وَلَا مَيْلَ فِىْ مَشِيَّتِهٖ وَلَا ظُلْمَ فِىْ تَقْدِيْرِهٖ وَلَا

مَهْرَبَ مِنْ حُكُومَتِهِ وَلَا مَلْجَأَ مِنْ سَطَوَاتِهِ وَلَا مَنْجَأَ مِنْ نَّقِمَاتِهِ

سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ وَلَا يَفُوتُهُ اَحَدٌ اِذَا طَلَبَهُ اَزَاحَ الْعِلَلَ فِي

التَّكْلِيفِ وَسَوَّى التَّوْفِيقَ بَيْنَ الضَّعِيفِ وَالشَّرِيفِ مَكَّنَ اَدَآءَ

الْمَامُوْرِ وَسَهَّلَ سَبِيلَ اِجْتِنَابِ الْمَحْظُوْرِ لَمْ يُكَلِّفِ الطَّاعَةَ اِلَّا دُوْنَ

الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ سُبْحَانَهُ مَآ اَبْيَنَ كَرَمَهُ وَاَعْلٰى شَانَهُ سُبْحَانَ مَآ اَجَلَّ نَيْلَهُ

وَاَعْظَمَ اِحْسَانَهُ بَعَثَ الْاَنْبِيَآءَ لِيُبَيِّنَ عَدْلَهُ وَنَصَبَ الْاَوْصِيَآءَ لِيُظْهِرَ

طَوْلَهُ وَفَضْلَهُ وَجَعَلْنَا مِنْ اُمَّةِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَخَيْرِ الْاَوْلِيَآءِ وَاَفْضَلِ

الْاَصْفِيَآءِ وَاَعْلَى الْاَزْكِيَآءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اٰمَنَّا بِهِ وَبِمَا

دَعَانَآ اِلَيْهِ وَبِالْقُرْاٰنِ الَّذِيٓ اَنْزَلَهُ عَلَيْهِ وَبِوَصِيِّهِ الَّذِيْ نَصَبَهُ يَوْمَ

الْغَدِيْرِ وَاَشَارَ بِقَوْلِهِ هٰذَا عَلِيٌّ اِلَيْهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ الْاَبْرَارَ وَالْخُلَفَآءَ

الْاَخْيَارَ بَعْدَ الرَّسُوْلِ الْمُخْتَارِ عَلِيٌّ قَامِعُ الْكُفَّارِ وَمِنْۢ بَعْدِهٖ سَيِّدُ

اَوْلَادِهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ اَخُوْهُ السِّبْطُ التَّابِعُ لِمَرْضَاتِ اللهِ الْحُسَيْنُ

ثُمَّ الْعَابِدُ عَلِيٌّ ثُمَّ الْبَاقِرُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ الصَّادِقُ جَعْفَرٌ ثُمَّ الْكَاظِمُ مُوْسٰى

ثُمَّ الرِّضَا عَلِيٌّ ثُمَّ التَّقِيُّ مُحَمَّدٌ ثُمَّ النَّقِيُّ عَلِيٌّ ثُمَّ الزَّكِيُّ الْعَسْكَرِيُّ

الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُجَّةُ الْخَلَفُ الْقَآئِمُ الْمُنْتَظَرُ الْمَهْدِيُّ الْمُرْجَى الَّذِيْ

بِبَقَآئِهِ بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَبِيُمْنِهِ رُزِقَ الْوَرٰى وَبِوُجُوْدِهِ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ

وَالسَّمَآءُ وَبِهٖ يَمْلَأُ اللّٰهُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا بَعْدَ مَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا
وَّ اَشْهَدُ اَنَّ اَقْوَالَهُمْ حُجَّةٌ وَّامْتِثَالَهُمْ فَرِيْضَةٌ وَّطَاعَتَهُمْ مَفْرُوْضَةٌ وَّ
مَوَدَّتَهُمْ لَازِمَةٌ مَّقْضِيَّةٌ وَّ الْاِقْتِدَآءَ بِهِمْ مُنْجِيَّةٌ وَّ مُخَالَفَتَهُمْ مُرْدِيَةٌ وَّ
هُمْ سَادَاتُ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِيْنَ وَشُفَعَآءُ يَوْمِ الدِّيْنِ وَاَئِمَّةُ اَهْلِ
الْاَرْضِ عَلَى الْيَقِيْنِ وَ اَفْضَلُ الْاَوْصِيَآءِ الْمَرْضِيِّيْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْمَوْتَ
حَقٌّ وَّمَسْأَلَةَ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَّ النُّشُوْرَ حَقٌّ وَّ
الصِّرَاطَ حَقٌّ وَّ الْمِيْزَانَ حَقٌّ وَّ الْحِسَابَ حَقٌّ وَّ الْكِتَابَ حَقٌّ وَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّ
النَّارَ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ
اَللّٰهُمَّ فَضْلُكَ رَجَآئِيْ وَ كَرَمُكَ وَرَحْمَتُكَ اَمَلِيْ لَا عَمَلَ لِيْ اَسْتَحِقُّ بِهِ
الْجَنَّةَ وَلَا طَاعَةَ لِيْٓ اَسْتَوْجِبُ بِهَا الرِّضْوَانَ اِلَّآ اَنِّيْٓ اِعْتَقَدْتُ بِتَوْحِيْدِكَ
وَعَدْلَكَ وَارْتَجَيْتُ اِحْسَانَكَ وَفَضْلَكَ وَتَشَفَّعْتُ اِلَيْكَ بِالنَّبِيِّ وَاٰلِهٖ مِنْ
اَحِبَّتِكَ وَاَنْتَ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ
خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِنِّيْٓ
اَوْدَعْتُكَ يَقِيْنِيْ هٰذَا وَثَبَاتَ دِيْنِيْ وَاَنْتَ خَيْرُ مُسْتَوْدَعٍ وَّ قَدْ اَمَرْتَنَا
بِحِفْظِ الْوَدَآئِعِ فَرُدَّهٗ عَلَيَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِيْ وَ عِنْدَ مَسْئَلَةِ مُنْكَرٍ وَّنَكِيْرٍ

بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ٥

ترجمہ : اللہ نے گواہی دی ہے کہ اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور ملائکہ اور صاحبانِ علم جو عدل و انصاف پر قائم ہیں اُنھوں نے بھی گواہی دی ہے کہ نہیں ہے عبادت کے لائق مگر وہ (اللہ) زبردست حکمت والا۔ بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے اور میں ہوں بندہ ناچیز گنہگار، خطاکار، محتاج، تہی دست، حقیر میں گواہی دیتا ہوں اپنے محسن اپنے خالق و رازق اور مکرم و ذی عزت کی۔ جیسا کہ اُس نے اپنی ذات کے لئے گواہی دی اور گواہی دی اُس کی ملائکہ و صاحبان علم نے اس کے بندوں میں سے کہ نہیں ہے عبادت کے لائق کوئی سوائے اس اللہ کے جو نعمتوں و احسان والا، سخی و ممنون کرنے والا، ہمیشہ سے قادر، ہمیشہ سے جاننے والا، ہمیشہ زندہ، یکتا، ہمیشہ موجود رہنے والا، سننے اور دیکھنے والا، صاحبِ ارادہ، معاصی کو ناپسند کرنے والا، ادراک کرنے والا، بے نیاز۔ جو ان صفات کا مستحق ہے اور اپنی عظیم صفات پر قائم ہے۔ وہ قوت و قدرت کے وجود سے پہلے قوی تھا۔ اور وہ علم و علت کی ایجاد سے پہلے جاننے والا تھا۔ وہ اِس وقت بھی لازوال غالب تھا۔ جب کوئی مملکت تھی نہ مال۔ اور وہ جملہ حالات میں لازوال، قابل تسبیح ہے۔ وہ ہر ہر پہل سے پہلے اور ہر ابتداء کی ابتداء تھا۔ اور ہر ہر بعد کے بعد رہے گا۔ بغیر کسی تبدیلی و زوال کے۔ وہ اوّل و آخر سے بے پرواہ، ظاہر و باطن سے مستغنیٰ ہے۔ اُس کے فیصلہ میں ظلم نہیں ہے۔ نہ اُسکی مشیّت میں جھکاؤ ہے۔ نہ اُسکی تقدیر میں ناانصافی ہے۔ نہ اُس کی حکومت سے فرار

ممکن ہے۔ نہ اُس کے قہر سے بچنے کی جگہ ہے۔ نہ اُس کے عذاب سے جائے نجات ہے۔ نہ اُس کی رحمت اُس کے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔ اُس کے طلب کرنے پر کوئی گم نہیں ہو سکتا۔ اُس نے دور کر دیا علتوں کو تکلیف میں اور برابر کر دیا توفیق کو بلند و پست میں۔ اُس نے احکام کی ادائیگی کی قوت دی اور محرمات سے اجتناب کرنے کو آسان کر دیا۔ وہ کسی کو اُس کی وسعت و طاقت سے زیادہ اطاعت کی تکلیف نہیں دیتا۔ وہ قابلِ تسبیح جس کا کرم کتنا واضح ہے۔ اُس کی شان کتنی بلند ہے۔ قابل تسبیح ہے جس کا عطیہ کتنا جلیل القدر ہے۔ اُس کا احسان کتنا عظیم ہے۔ اُس نے انبیاؑ کو مبعوث کیا تاکہ اپنے عدل کو ظاہر کرے۔ اور اُس نے اوصیآء کو مقرر فرمایا تاکہ اپنی برتری اور فضل کو ظاہر کرے اور ہمیں اُس نے اُمت بنایا انبیاؑ کے سردار محمدؐ کی جو اولیاء کے سرتاج ہیں اور منتخب لوگوں میں سب سے افضل ہیں۔ پاکیزگی میں اعلیٰ ہیں محمد مصطفیٰؐ (اللہ اُن پر اور اُنکی آل پر رحمتِ کاملہ و سلامتی نازل کرے)۔ ہم ایمان لائے اُن پر اور جس کی طرف حضورؐ نے ہمیں دعوت دی اور قرآن کی طرف جو اُن پر نازل ہوا اور اُن کے نامزد و جانشین پر جنکو حضورؐ نے غدیر کے دن مقرر فرمایا۔ اور اس قول کی طرف کہ علیؑ اس مقام کے مستحق ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ نیک لوگوں کے امام بہترین لوگوں کے قائم مقام صاحب اختیار رسولؐ کے بعد علیؑ ہیں جو کافروں کا قلع قمع کرنے والے ہیں۔ اُن کے بعد اُن کی اولاد کے سردار حسنؑ ابن علیؑ پر پھر اُن کے بھائی اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع حسینؑ پر، پھر عابد یعنی علیؑ پر، پھر باقر یعنی محمدؑ پر،

پھر صادق یعنی جعفرؑ پر، پھر کاظمؑ (موسی کاظمؑ) پر، پھر رضا یعنی علیؑ پر، پھر تقی یعنی محمدؑ، پھر نقی یعنی علیؑ، پھر ذکی عسکری یعنی حسنؑ، پھر حجت القائم المعروف قائم المنتظر (انتظار والے) یعنی محمدؑ ابنِ حسنؑ۔ اس زمانہ کے اِمام مہدیؑ وہ ہیں جن آنے کی اُمید کی جارہی ہے۔ جن کی بقاء سے یہ دنیا باقی ہے۔ اور جن کی برکت سے مخلوقات کو روزی ملتی ہے اور جن کے وجود بابرکت کے طفیل سے زمین آسمان قائم ہیں۔ اور اللہ اُن کے ذریعہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ بعد اُس کے کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اِن آئمہ معصومین کے اقوال حُجت ہیں اور ان کی اتباع فرض ہے۔ اُن کی اطاعت فرض ہے۔ اور اُن کی مؤدت لازم و مطلوب ہے۔ اور اُن کی پیروی باعثِ نجات ہے اور اُن کی مخالفت ہلاکت و لعنت کا باعث ہے اور یہ سب آئمہ طاہرینؑ تمام جنت والوں کے سردار ہیں اور قیامت کے دن شفاعت کرنے والے ہیں اور تمام اہل ارض کے مقرر شدہ امام ہیں۔ قیامت تک تمام پسندیدہ نام زدوں سے افضل ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ موت یقینی ہے۔ قبر کی جواب دہی اور منکر و نکیر کا قبر میں سوال کرنا برحق ہے اور دوبارہ زندہ ہونا یقینی و برحق ہے۔ اور حشر نشر برحق ہے۔ پُل صراط برحق ہے۔ میزان یعنی اعمال کا تولا جانا برحق ہے۔ اور حساب ہونا برحق ہے۔ اور کتاب قرآن مجید برحق ہے۔ اور جنت یقیناً موجود ہے اور جہنم کا وجود بھی برحق ہے۔ اور ایسی گھڑی ضرور آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ لوگ زندہ کئے جائیں گے جو

قبروں میں ہیں۔ اے اللہ تیرا فضل میری اُمید ہے اور تیرا کرم تیری رحمت ہے اور تیری بخشش میری آرزو ہے۔ میرا کوئی عمل ایسا نہیں کہ جنت کا مستحق ہو سکوں۔ نہ ہی میری ایسی اطاعت ہے کہ میں رضا کا مستوجب ہو سکوں۔ سوائے اس کے کہ میں تیری توحید کا اعتقاد رکھتا ہوں اور تیرے عدل کا اعتقاد رکھتا ہوں اور میں اُمید رکھتا ہوں تیرے احسان و تفضل کی اور شفاعت طلب ہوں تیرے حضور میں نبی محمدؐ اور اُن کی آل یعنی معصومینؑ نامزد جانشینوں کی جو تیرے محبوب ہیں۔ اُن سب پر اللہ کی رحمتیں اور سلام ہو اور اے اللہ تو تمام اہل کرم سے زیادہ کرم والا، تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ میں نے اپنا یہ یقین اور اپنا اس دین پر ثابت قدم رہنا تیرے سپرد کر دیا اور اللہ بہترین امین ہے اور بے شک تو نے ہمیں حکم دیا امانتوں کی حفاظت کا اور لوٹانے کا امانتیں۔ پس تو اس امانت کی حفاظت فرما اور جب میری موت حاضر ہو مجھے یہ امانت لوٹا دینا اور قبر میں منکر نکیر کے سوال کے وقت (یہ امانت لوٹا دینا) اپنی رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اور اللہ محمدؐ اور اُن کی آلؑ پاک پر رحمتِ کاملہ فرمائے اور اُن پر سلام کثیر ہو۔

شیعہ تجہیز و تکفین ۔ کفن کے پارچہ جات

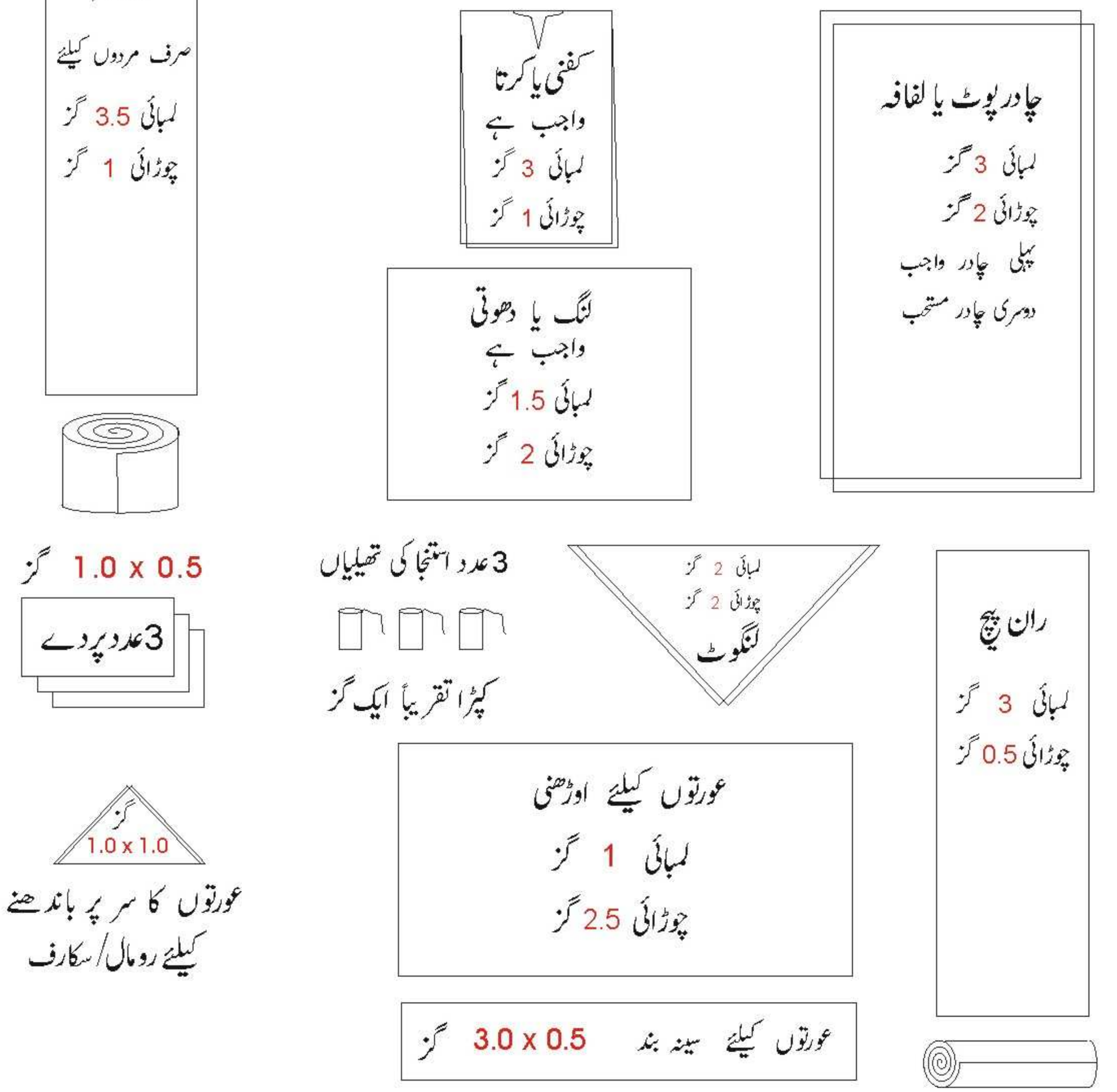

مندرجہ بالا کفن کے پارچہ جات کے علاوہ دیگر ضروریات میں دو عدد جرید تین تقریباً 50 گرام کافور روئی/کاٹن اور آدھا کلو بیری کے پتے بھی شامل ہیں

صرف سمجھانے کیلئے یہ کفن ایک متناسب جوان مرد کو سامنے رکھ کر بنایا گیا ہے ہر میت کا کفن اُس کی جسامت کے حساب سے مختلف ہوتا ہے

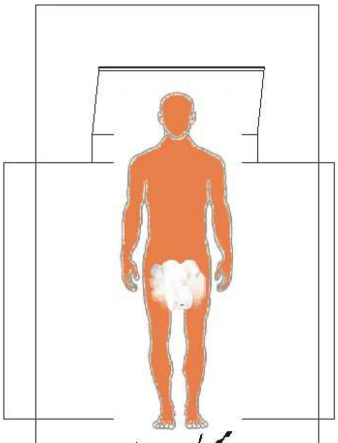

روئی/کاٹن

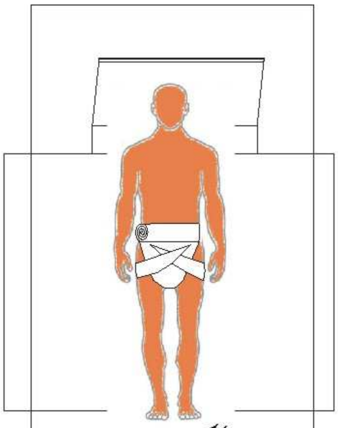

لنگوٹ

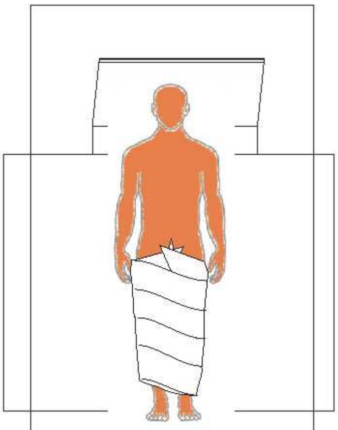

ران پیچ

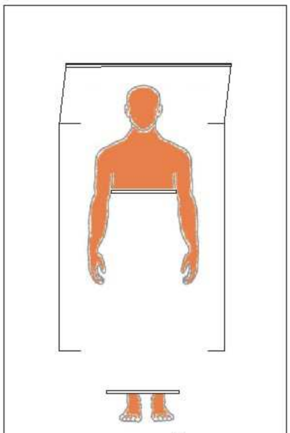

لنگ

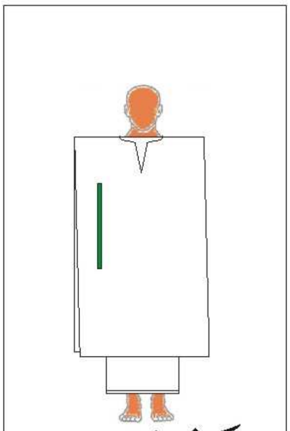

کفنی/کرتا

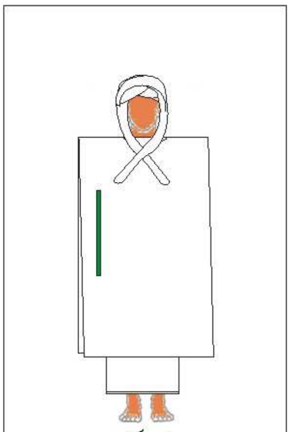

عمامہ/پگڑی

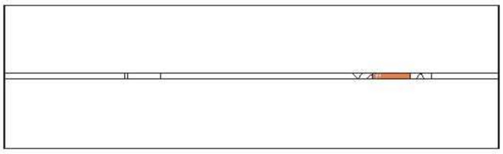

پوٹ کی چادر

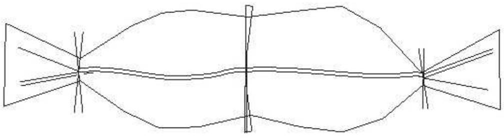

کفن کے پارچہ جات میں پوٹ کی چادر لنگ اور کفنی واجب ہیں باقی سب مستحب

اعادہ

یہاں میں کفن دینے کے طریقے کو دوبارہ بیان کرنا چاہتا کیونکہ ہر کتاب میں کفن دینے کا جو طریقہ لکھا ہوتا ہے یا مختلف جگہوں پر جو کفن دیا جاتا ہے اُس میں تھوڑا بہت فرق ہوتا ہے۔ لیکن اس میں کسی سے بحث کرنے کی ضرورت نہیں آپ کو جو چیز پسند ہے وہ اختیار کرلیں کیونکہ ہر طریقہ کار کی اپنی خوبیاں ہوتی ہیں۔

پوٹ کی چادر: ایک بڑی چادر ہوتی ہے جس میں پوری میت کو لپیٹا جاتا ہے۔ کم از کم ایک چادر دینا واجب ہے اور دو چادریں دینا مستحب۔ کفن بچھاتے وقت اسے سب سے نیچے بچھا دیتے ہیں۔ میت کی لمبائی اگر زیادہ ہو تو چادر کی لمبائی تین کی بجائے ساڑھے تین گز رکھیں تاکہ بعد میں کھینچنا نہ پڑے۔

کفنی: کندھوں سے لے کر گھٹنوں تک لمبائی اور چوڑائی میں تقریباً ایک گز بڑی میت کے لئے۔ آگے پیچھے لمبائی برابر ہوتی ہے لیکن اگر کپڑا کم ہو تو پیچھے کی طرف کی لمبائی تھوڑی کم کردیں اور آگے کی بڑھا دیں۔ اوپر نیچے کی لمبائی ملا کر کفنی کی کل لمبائی پوٹ کی چادر کی لمبائی کے تقریباً برابر ہوتی ہے۔ کفنی دینا واجب ہے۔

لنگ یا دھوتی: کمر کے گرد باندھنے والی چادر اس کی لمبائی پوٹ کی چادر کی لمبائی کے تقریباً آدھا ہوتی ہے اور یہ واجب ہے۔ اس کے باندھنے کے دو طریقے ہو سکتے ہیں۔

پہلے طریقے میں پوری چادر کمر کے گرد لپیٹ دی جاتی ہے اور پھر اوپر سے نیچے کی طرف فولڈ کرتے ہیں جس سے چادر پکڑ میں آجاتی ہے۔

دوسرا طریقہ روایتی طریقہ ہے جس طرح دیہاتوں میں عام طور پر چادر باندھی جاتی ہے۔ اس طریقہ میں دونوں سروں کو دونوں ہاتھوں سے چُن لیا جاتا ہے۔ پھر دونوں سروں کو آپس میں بل دے کر / گھما کر دائیں طرف کے سرے کو واپس دائیں طرف اور بائیں طرف کے سرے کو بائیں طرف کمر کے ساتھ چادر کے اندر ٹھونس دیتے ہیں۔

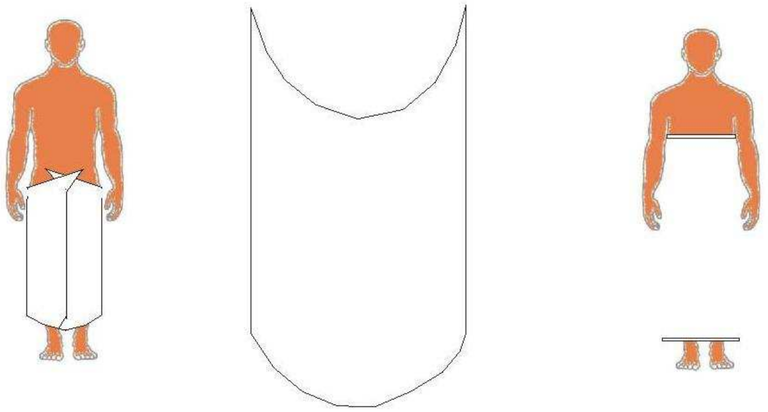

لنگ یا دھوتی
واجب ہے
لمبائی 1.5 گز
چوڑائی 2 گز

ران پیچ / لنگوٹ: لنگ باندھنے سے پہلے ران پیچ یا لنگوٹ باندھا جاتا ہے جو کہ مستحب ہے۔ اس کے بھی دو طریقے ہیں۔

پہلے طریقے میں ایک ہی کپڑے سے لنگوٹ اور ران پیچ دونوں کا کام لیا جاتا ہے۔ لمبائی میں کپڑے کے ایک چوتھائی حصے کو دوشاخہ کر کے کمر کے نیچے رکھتے ہیں اور دونوں سروں کو ناف کے اُوپر گرہ لگا دیتے ہیں۔ باقی کپڑے کو لپیٹ کر ٹانگوں کے

درمیان سے نکال کر گرہ میں سے گزارتے ہیں اور دونوں ٹانگوں کو ملا کر باقی کپڑا اُس کے اوپر لپیٹ دیتے ہیں۔ اس طرح تقریباً دو میٹر کپڑا بچ جاتا ہے۔

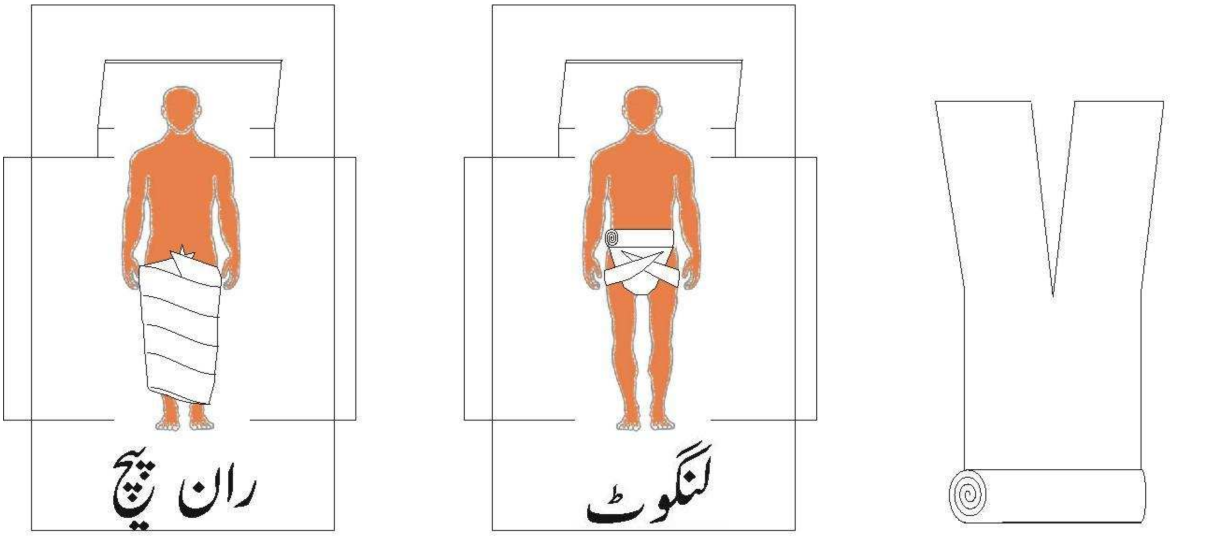

دوسرے طریقے میں ران پیچ کو دوشاخہ کرکے لنگوٹ کے اوپر رکھتے ہیں۔ جب لنگوٹ باندھا جاتا ہے تو ران پیچ اُس کے اندر آجاتا ہے۔ اب ران پیچ کے دونوں سروں کو الگ الگ دونوں ٹانگوں کے اوپر لپیٹ دیا جاتا ہے۔ اور اُس کے آخری سرے کو آخری لپیٹ میں سے گزار دیتے ہیں تاکہ وہ کھل نہ سکے۔

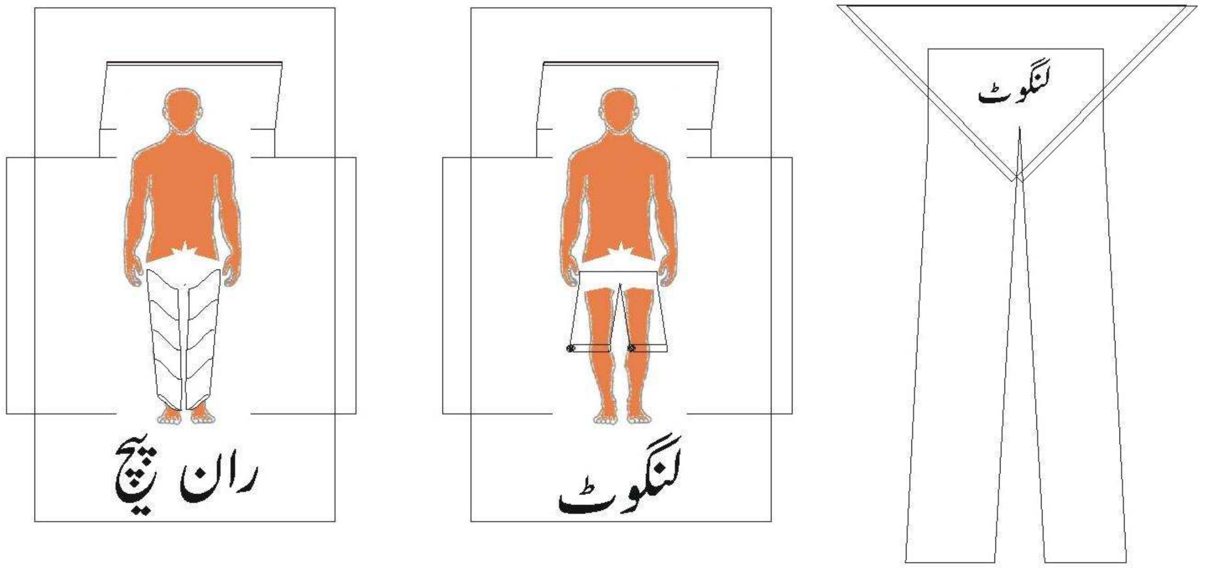

پگڑی: لمبائی میں تقریباً تین میٹر کپڑا اگڑی باندھنے کے کام آتا ہے جو کہ مستحب ہے۔ پگڑی باندھنے کے بھی دو طریقے ہیں **ایک روایتی طریقہ** ہے جس طرح عام طور پر بگڑی باندھی جاتی ہے۔ اس میں کپڑے کو ہاتھوں سے چُن کر اکٹھا کر لیا جاتا ہے اور پھر سر پر باندھ دیتے ہیں۔ **دوسرے طریقے** میں کپڑے کو تہہ کر کے پٹی بنالی جاتی ہے اس طریقہ سے میت کو پگڑی باندھنا آسان ہوتا ہے میت کو پگڑی باندھتے وقت تحت الحنک دونوں طرف رکھے جاتے ہیں۔ دائیں طرف بھی اور بائیں طرف بھی۔

نوٹ: ضروری نہیں کہ ران پیچ اور بگڑی کی چوڑائی ایک گز ہی ہو۔ یہ کم بھی ہوسکتے ہیں۔ پگڑی اور ران پیچ کی لمبائی بھی چادر پوٹ کی لمبائی کے تقریباً برابر ہی ہوتی ہے۔ لیکن اگر ران پیچ کے ساتھ لنگوٹ بھی ہے تو ران پیچ کی لمبائی کم رکھ سکتے ہیں۔ پگڑی میں لمبائی تھوڑی زیادہ رکھنے کی کوشش کریں مثلاً تین کی بجائے ساڑھے تین رکھیں کیونکہ اُس میں دونوں طرف تحت الحنک بھی رکھنے ہوتے ہیں۔

ہر انسان کا جسم مختلف ہوتا ہے کوئی لمبے قد کا کوئی چھوٹے قد کا، کوئی بچہ کوئی جوان، کوئی موٹا کوئی پتلا۔ اسی طرح عورت اور مرد کے جسم میں بھی فرق ہوتا ہے۔ اس لئے ہر ایک کا کفن ایک جیسا نہیں ہوتا۔ تھوڑا بہت مختلف ہوتا ہے۔ یہاں جو بتایا گیا ہے وہ ایک متوسط جوان آدمی کیلئے ہے جو نہ بہت موٹا ہے اور نہ ہی بہت لمبا۔ جب بار بار آپ اس عمل سے گزریں گے تو آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ ہر انسان کا کفن اُس کے جسم کے مطابق بنا سکیں۔

مرنے کے بعد

احتضار، غسل و کفن، جنازہ اور تدفین کے احکامات و مسائل پر مبنی ایک بہترین کتاب

ترتیب و پیشکش:

اقتداء عسکری مغل